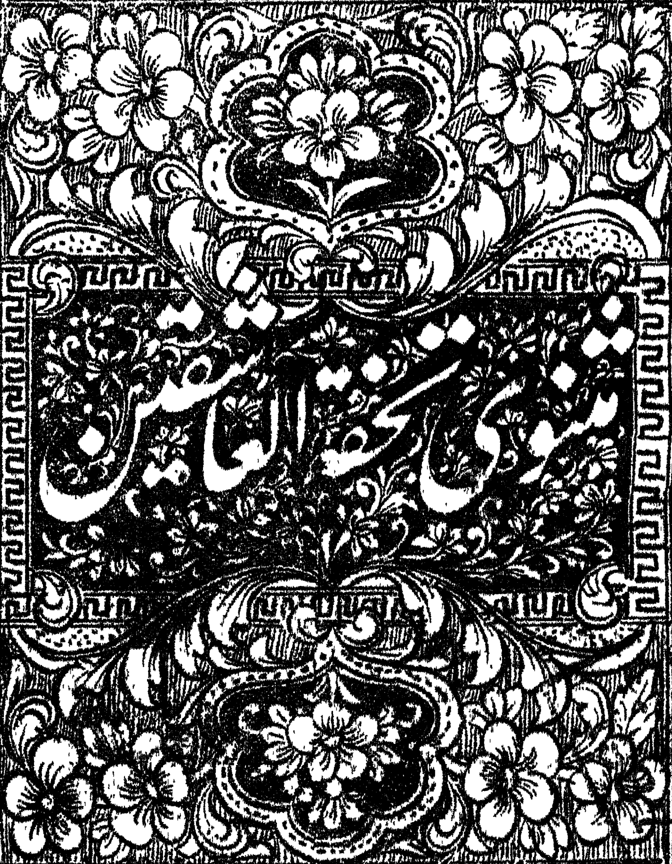
به عون صانع کون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مثنوی نادر مضامین مثنوی بمطالب اهل تصوف ارباب ذوق عرفان تحسین گستری



مثنوی تحفة العاشقین

از انکشاف طبع روشن صاحب کرامات حضرت محمد عبد الصمد معروف به شاه درستان مغفور

در مطبع نامی منشی نولکشور بطبع مزین مقبول جهان شد

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد نا محدود و درود نا معدود معبودی را سزاست که جان عارفان را گلزار عرفان ساخت و
شجرهٔ طیبهٔ شریعت و طریقت را بمودای اصلها فی الارض و فرعها فی السماء سر باوج کمال افراخت
دردمندانش بترنم این رباعی پرداخته رباعی عشقست که آن مغز دل جان منست * برگ من عیش من سامان
رهبر که بتوانم ز ثنایش گفتن * اینست که درد من و درمان منست * و روح عاشقانش باین ترانه در ساخته رباعی
نی جاه و جلال کبریا میخواهیم * نی درد تراهیچ دوا میخواهیم * هرکس ز در تو مطلبی میخواهد * ما خسته دلان ترا ترا میخواهیم *
جمالش را در هر ذره جلوهٔ دیگر است و نور ذاتش را همه اشیا مظهر بیت ناقص کامل ببین اندرین جهان * مظهر حق
هر جزو هر کل میشود * و تحیات وافیات و صلوة زاکیات محمودی را که ذات کامل الصفاتش نور الانوار است و
بهترین مظاهر پروردگار سینه پاکان از تربیت هدایتش معدن نور آگهی و دل سالکان بتایید ارشادش مخزن اسرار
کماهی و رحمت فزون حضرت ایزد منان بر آل و اصحاب عالی الشانش که پروانهٔ جمال با کمال وی اند و مستادب باداب
خصال و اما بعد میگوید پشت بدیوار زاویهٔ خمول ضراعت و خاکساری محمد شفیع قصتهای بعید و عهد محمد عبد الصمد
عفا عنه الاحد که من شکسته بال گشته حال تحیر مدید و زمانی بعید بمقتضای این بیت شو همدم پروانه تا سوختن
آموزی * با سوختگان نشین شاید که تو هم سوزی * پروانه شمع دلان سوخته دادی طلب حاصلان دم

دمبدم سینهٔ بریان و دیدهٔ گریان در صحراے طلب پویان و صحبت کیمیا خاصیت سیماب لاان جویان نه دل را از پیچ کار صبرے نه از سماے فیض صاحبدلے بارش ابرے تا اینکه بگوش دلم خبر رسید که مطلوب تو حاصل نتواند شد الا از افادات و افاضات رهنماے سالکین قدوة العارفین مخزن اسرار کماهی مطلع انوار الٰهی هادی منازل طریقت بدرقهٔ مراحل حقیقت شاهباز اوج تجرید عنقاے قاف تفرید برگزیدهٔ اهل دل الامام رهروان سرحلقهٔ عاشقان دلفگار حضرت شاه نامدار که اکسیر سیماب لاان همگی اضطراب اند و رونق بخش سرزمین پنجاب‌اند
شنیدن این خبر شوق اثر حالم برنگے دیگر و شوقم بیشتر گردید و دلم بر عزم جازم شد و در رعایت شوق باین قطعه مترنم

قطعه

مرغ ادراک شهپر اندازد
طرح طور قلندر اندازد
تا بهشت کل نگاه در اندازد
عقل دستار از سر اندازد
نعره اش قصر قیصر اندازد
بر دل و جان مضطر اندازد
تحفه بس محقر اندازد

آتش عشق گو که از اثرش
مستی شور گو که نعرهٔ من
عمرے گو که داد روح دهد
گو علی تا بقتل این کفل
یارب آن شاه نامدار کجاست
نعره‌ها گر زند در دل
وقت آن شد که بر دل مرده
یعنی این تنگ بیت در بایش

عقل آتش بدفتر اندازد
واعظان را ز منبر اندازد
شر نفس ستمگر اندازد
شور الله اکبر اندازد
گردش جان به پیکر اندازد
گنبد چرخ اخضر اندازد
نفس روح پرور اندازد
از تهی مایگی سر اندازد

گو عقاب جنون کی از شهپرش
دلم از زهد در گذشت کنون
لشکر آراست نفس کافر کیش
مستی عشق گو که از اثرش
نفسے گر بجسم مرده زند
وقت آن شد که از سر تیغ ظفر
واصف این رباعی راز و که زرشد
در راه آن مطلوب عاشقان

دویدم و از حصول خدمت سعادت آیتش بمقصود دل رسیدم از انجا که طبع من بشیوهٔ از خود رمیدگان مستانه و متوحش از خویش و بیگانه بود از صحبت خلق تجرد دادند یار و اغیار تفرد می جستم تعلیم و ارشاد را با من کارے و اندیشهٔ اخذ بیعت را در دلم بارے نبود آنجناب لوتیے از وجوه در دلم ریختند که بتعلیم انچه درست چرا سعی کوشی و از طالبان صداقت کیش ارادت اندیش چشم التفات چرا می پوشی در اشاعت این امر مجد باش و بفیض مبدء فیاض معتمد بمقتضاے وجوب اطاعت امر خود را بکار اهل ارادت مصروف ساختم و طور قلندری و شیوهٔ آزادی بر انداختم و خواستم که براے یاران و محبان چیزے از آداب طریقت برزبان آرم و بطرز مثنوی بیان تمایم و بتبیین انچه از ضروریات ست گرایم تا دوستان را یادگار و اهل شوق را معین و دستیار باشد و این مثنوے را تحفة العاشقین نام نهادم و براے قبول دست دعا کشادم امید که صاحبدلان معنے بین و بزرگان کرم آئین چشم بر الفاظ و قوافی نه کشایند و نظر عنایت مظهر بمعنے نمایند یا الله التوفیق

وبیده ازمة التحقیق

آغاز مثنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دستگیری کیجیو میرے خدا / تا کوئی دم ہوں نہ میں تجھ سے جدا
ہو زبان پر ذکر دل میں ہو حضور / ماسوا تیرے یہ دل ہو سب سے دور
ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور / بے جہت بے کیف مجھکو ای غفور
نور وحدت کر دے مجھ پر آشکار / بس یہی ہے دعا یہ پروردگار

دمبدم ہوتا رہوں تجھ پہ فدا / آرزو ہے یہ یہی ہے التجا
بے حضوری دل کی لون میں تیرا نام / ہے کیا لہو ان میں ہوں حضوری تمام
التجا کس سے کرون تیرے سوا / کون ہے [illegible] تیرے سوا
یہ دعا عاجز کی ہے تجھ کو قبول / از برائے آل و اصحاب رسول

بیان وحدت و گفتن انا در ولایت اولیا سکوت

ماسوا تیرے ہیں سب فانی خیال / یاں تک ہستی کا رہنا ہو محال
جب ظاہر راز لا ہوا ای عزیز / پھر کہاں اثبات کا اسکو تمیز
لا والا سے بھی ہے نزدیک تر / پر نہیں تجھکو خبر ای بیخبر
کیونکہ ہے یہ خود بیچ بیہوش کن / یہ نہیں ہے بات انکے جوش کی
جسکو ہو کچھ وہم ہستی کا گمان / وہ نہیں عارف ہے ہرگز ای جوان
وہم ہستی کا ہے بس ایسا حجاب / یہ نہ ٹوٹے وار بن عالی جناب
وہم کی کیا بات ہے ای بیخبر / مولوی کے قول پر کر تک نظر
چاہیے کرنا تجھے یاں پر سکوت / یہ حدیث مصطفیٰ سے ہے ثبوت

معرفت کا جوش ہو منصور کو / پر نہ نکلے لفظ انا کا زینہار
بیشک علما کہتے ہیں ہے دعویٰ / مدعی یاں پر نہیں ہے کوئی
شبہے کی گفتار اسمیں ہے غریب / وہ ہوا دونوں جہاں کا نصیب
گر نہیں ہے وہم ہستی ای بسیر / پھر انا سے کیا وہ تو ہے بیخبر
بلکہ اسمیں وہم ہے شرک خدا / حیں حجاب وہم سے ہو کر جدا
مولوی نے بلکہ اسمیں یوں لکھا / راز مخفی کل دیا سب کو بتا
جملہ معشوق است عاشق پردۂ / زندہ معشوق است عاشق مردۂ

حدیث شریف من سکت سلم و من سلم نجا

من سکت کو دل سے پڑھ لو ای عزیز / تجھکو تا [illegible] ہو تمیز
دیکھ کیا فرماتے ہیں عالیجاہ / یعنی حضرت مصطفیٰ [illegible]
یعنی جسنے بند کی اپنی زبان / پا گیا اندوہ کے ہاتھوں سے امان

حدیث شریف کلموا الناس علیٰ قدر عقولہم دعوا ما ینکرون اتریدون ان یکذب اللہ و رسولہ

قول اسکی عقل پر کر ای جوان / تا نہ ہو وہ راز حق سے بدگمان
دوسرا فرمان ہے اُس شاہ کا / مرتبہ ہے جسکے باعث خاک کا

حدیث شریف من عرف ربہ کل لسانہ

جب کھل جاتا ہے راز حق نہان / تب ہو جاتی ہے اُسکی بس زبان
یاد رکھ اس بات کو ای جان من / خامشی اسکا ہے گر گویا سخن
یعنی جب پر راز حق کا ہے ظہور / گفتگو سے وہ ہو جاتا ہے دور
یوں کہو [illegible] اپنا قلم اٹھا / ماسوا اپنے تو ہے سب فنا

بیشتر ازان دہ چیز جو تجھ میں نہو ۔ دون تجھے دو چیز جو تجھ میں نہو
سن کے یہ الہام رو دے زار زار ۔ پھر کہا یوں اے مرے پروردگار

تجھ سے بیشتر دیا تا ہوں اگر خدا ۔ تجھ سے کوئی شئ نہیں پایا جدا
روزہ رکھتا اور پڑھتا ہوں صلوٰۃ ۔ حج کرتا اور دیتا ہوں زکوٰۃ

علم تیرے واسطے میں نے پڑھا ۔ وعظ و پند اس سے سدا کرتا رہا
رات دن کرتا رہا میں تیرا ذکر ۔ اور آنے دی نہ دل میں کوئی فکر

ہر بلا پر صبر میں کرتا رہا ۔ شکر تیری نعمتوں کا بھی کیا
مال و جان تجھپر کیا میں نے فدا ۔ پیروی سنت کی بھی کرتا رہا

یہ بھی ہے توفیق تجھ سے اے الٰہ ۔ ورنہ شیطان کر دے اکدم میں تباہ
کہہ چکے جب از رہ حق وہ ماصفا ۔ پھر ہوئی حق کی طرف سے یہ ندا

بیشتر یہ اعمال جو تونے کیے ۔ حور و غلمان اسکے بدلے میں لیے
ان عباداتوں سے ہی عمال گہر ۔ یاں بھرے لاکھوں نے خزن لئے بسر

تیری یہ الہام دیا دہ فقیر ۔ اور کہا دے علم اسکا دستگیر
میں نہیں واقف ہوں اس سے تجھ بتا ۔ تو ہی مجکو دے بتا اے رہنما

پھر ہوا ارشاد حکم رب جہان ۔ گوش دل سے سن فقیرا انکو تو
یعنی وہ ہے درد و سوز و انکسا ۔ ہم منزہ جس سے ہیں اے باوفا

درد کیا ہے وصل کا پیغام ہے ۔ ہجر کیا ہے وصل کا انجام ہے
وصف ان دونوں کا سن ہے باخدا ۔ مولوی روم نے بھی ہے لکھا

آیست فرعون آنکه او خود را بتا ۔ کیست موسیٰ آنکه از خود وا رہید
دیدہ یعقوب بیند ریگ او ۔ خویش را قربان کند بر بوی او

گر تو فریاد کنی یعقوب وار ۔ تا تہ بوی رسد از نزد یار
یوسف کنعان نہان در چاہ دل ۔ تو درا جوئی ہمیں در آب و گل

تو ہے غافل از رہ حق سے بے خبر ۔ پھر بھلا ہو کس طرح تجھ پر اثر
ہر عبادت میں ہے یہ نقص عظیم ۔ پر نہیں واقف ہے تو مرد سلیم

در بیان نماز بحضور

تب بکھر اسو تا ہی تو یہ نماز ۔ سچ بتا ہوتا ہے کچھ دل میں نیاز
چاہیے وقت نماز ایسا نیاز ۔ جس سے حاصل دل کو ہو سوز و گداز

عشق حق سے دل جلے جیسے کباب ۔ یا کہ جیسے ہے پیش آفتاب
گر نہیں کچھ خوف حق دل میں ذرا ۔ پھر کہاں تیری نماز اے بے حیا

مولوی نے مثنوی میں ہے لکھا ۔ پڑھ اسے گر ہے تجھے فہم و ذکا
بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر ۔ این چنین تسبیح کے دارد اثر

ماسوا حق کے جو دل میں ہو خیال ۔ بت ہے وہ کچھ کم نہیں صاحب کمال
جب تلک کو نہ توڑے اسیر ۔ تو ہے وحدت سے بیچا تو بیخبر

بے حضور دل اگر ہیں صلوات ۔ وہ نہیں گر صلوٰۃ انکی نہ ذات

حدیث شریف لا صلوٰۃ الا بحضور القلب

کیونکہ ہے یہ بس حدیث مصطفےٰ ۔ بے حضور دل نہیں ہوتی ادا
گر ذرا تو فکر باطل دل سے دور ۔ تاکہ ہووے یہ نماز با حضور

فکر باطل نے کیا تجھکو تباہ ۔ ہوگیا درگاہ حق سے رو سیاہ
کیا ہے باطل فکر اے مرد خدا ۔ یعنی ہووے غیر حق جو مدعا

روز و شب کرتا ہے جسکی جستجو ۔ تیرا تو اس میں ضرر ہے ہو بہو
گفتگو میں عمر ضائع تونے کی ۔ راہ عقبیٰ کی نہ تونے دل سے لی

فخر دنیا پر کیا تونے خیال ۔ یہ نہ سمجھا دین میں ہے یہ وبال
طالب شہرت رہا تو روز و شب ۔ دل سے کچھ چاہا نہ تونے فضل رب

علم سیکھا کہ جسمیں کچھ ہو دھوم ۔ اور جانے مولوی مجکو عموم
پھر وہ دین میں ہوا ورد ذیق ۔ عالموں سے جاکے دی اپنی نظیر

جو ملا ہم سے ملا وہ یا رسول ۔ فخر کرنے لگا مرد فضول
یعنی وہ سیکھا کہ جسمیں کچھ ہو نام ۔ اور نکلے سو طرح سے اس سے کام

در بیان علم حقیقت

وہ نہ سیکھا چشم دل جس سے ہو وا
وہ نہ سیکھا ہیبت حق جس سے ہو
وہ نہ سیکھا جس سے ہو عشق الٰہ
وہ نہ سیکھا جس سے ہو یاد خدا
وہ نہ سیکھا سینۂ احمد کا نور
وہ نہ سیکھا جس سے ہووے چشم تر
اصل حدیث کی نہ پی جسنے شراب
علم تو بیشک پڑھا تو نے جیب
لیکن جیسے ہے وضو شرط صلوٰت
صد کتاب و صد ورق در نار کن
عمر را ضائع مکن در گفتگو
جہد کن تا تو بہ چشم دل عیان
ہو لو سگ مستی و آگہ نیستی

تا قیامت کو نہ امی ہو بحال
ماسوا اپنے وہ دیوے سب کو ہو
تا کہ ہو نفس امارہ تباہ
تا رہوں میں دمبدم حق پر فدا
تا کہ ہووے یہ نماز با حضور
تا پڑے پھر روے جانان پر نظر
یا نہ کھائے نفس کافر کے کباب
عادت غالی سے ہر کیونکہ نصیب
بے نمازی کا وضو کیا نیک ذات
جان و دل را جانب دلدار کن
گفتگو چون پردہ ہاے تو بتو
بے دلیل و بے اشارت بے بیان
تو دکجا از کجا کیستی
علم سے تجھکو جہالت ہو گئی

وہ نہ سیکھا خلق سے جو ہو نہان
وہ نہ سیکھا جس سے دنیا ہو ذلیل
وہ نہ سیکھا ہو ریا جس سے دور
وہ نہ سیکھا عیب ہوں جس سے عیان
وہ نہ سیکھا جس سے ہو عجز و نیاز
جسکے دل میں ہوں مرض اپنے نہان
پیر جی ہوں یا کہ عالم بے بدل
عالم ظاہر شرط باطن کی ہے پیر
مولوی کی یہ نصیحت لے شتاب
بے نشان را کس نیابد از نصوص
پردہ ہاے تو بتو در دم بسو
ہر کہ رو یار در دنیا ندید
از خود آگہ چون نئی اے بیشعور
عقل جو تجھی نور بین دکھو گئی

تو نہ ہو لیکن ہوس سے بیگمان
دین کے تا لوگ ہوں تجھکو خلیل
تا کہ ہو اخلاص سے دل کو خبر
یعنی وہ جو اپنے دل میں ہیں نہان
تا تکبر دور ہو اور ریا
نور وحدت وہ نہ دیکھے بیگمان
تب ہر دو تو ن پر کہ مرید نے
شرط ہے مرشد باطل بسر
تا کہ ہووے دین کا تو آفتاب
ہم نیابد از فتوحات و فصوص
تا بہ بینی نور آن فیروزہ دو
ہم نہ بیند رو بعقبٰی اے مرید
بس نیابد بہ چہ علم غرور

در بیان حقیقت جہل

جہل کیا ہے یعنے مس ہے ابی
جہل تو ہے علم سے اپنے شکست
اسم اعظم کی تو ہے بولی بلا
علم جسنے اسطرح پر دین کیا
جو ملا اس سے ملا با مصطفےٰ
جسکو دیکھا اس سے کچھ بھی بر خلاف
اینکہ مے بینی خلافت آدم اند
گر نہین ہے شرط دنیا بے ادب

تو ہوس ہے گر ہے مرشد بے خبر
جب یہ پھونک ہے تو مٹے اسکو شکست
عشق کی آتش سے دے تو جلا
ظلمت باطن کو اسنے کھو دیا
جو لڑا اس سے لڑا با مصطفےٰ
وہ نہ عالم ہے ہر عالم کا خلاف
نیستند آدم غلاف آدم اند
کیوں نہیں کرتا بھلا حق کو طلب
کیونکہ اس سے ہے بہتر عبادت ہو یقینا

اسکو زر خالص بنا پھر کیمیا جوان
ہو کہ اخلاق میں عالی گہر
جل کے جب خاک ہوں ہے اکسیر
دین احمد کا ہے بیشک طبیب
کیونکہ ہے نائب نبی کا مرد دین
مولوی نے بھی لکھا ہے اے عزیز
علم اسکا شرط دنیا ہے عزیز
جس طرح اس شخص کو لایا بجا
کہ نہیں ہے یہ تو گویا ہے قضا

یہ تو نسخہ یاد رکھو اے مہربان
کر تو گل حکمت سخاوت کی بکس
تب یہ ہوں اکسیر اعظم سر بسر
جو پھرا اس سے ہوا وہ بے نصیب
اسکی صحبت میں ہے رحمت بالیقین
مثنوی میں اسطرح پر کر نظر
اسلیے دین سے رہا ہے بے تمیز
اسطرح سے شرط کو بھی کر ادا

دربیان نماز بے حضور

بلکہ فرمایا نبی نے ای فلان
جسکے دل مین ہی خلل شغل شغل
گر پڑھے کوئی نماز بے حضور
نور وحدت سے وہ ہو جاتا ہی دور

حدیث شریف اِنَّ العَبدَ اِذَا قَامَ فَاِنَّهُ بَینَ یَدَیِ الرَّحمٰنِ فَاِذَا التَفَتَ قَالَ لَهُ الرَّبُّ اِلٰی مَن تَلتَفِتُ اِلٰی مَن هُوَ خَیرٌ لَکَ مِنِّی ابنَ اٰدَمَ اَقبِل اِلَیَّ فَاِنِّی خَیرٌ لَکَ مِمَّن تَلتَفِتُ اِلَیهِ الحدیث

یہ ندا اسوقت کرتا ہی خدا
کیون نہین ہوتا ہی تو مجھ پر فدا
کون بہتر مجھسے ہی اے بے بصر
جسکی خاطر مجھسے ہی تو بے خبر

کر ذرا انصاف دل سے تو نصیب
مجھسے بہتر کون تیرا ہی حبیب
جب نہین سنتا یہ بندہ وہ ندا
حکم حق ہوتا ہی پھر یہ برملا

یعنی دل مین جسکا رکھتا ہی خیال
وہ ہی ہی معبود تیرا بد خصال
اسکو کر دو نور وحدت سے جدا
یہ نہین قابل ابھی اسکے ہوا

پھر فرشتے کہتے ہین یا رب سب
کیون رہا آداب حق سے بے ادب
یعنی ہو آداب حق الکتاب
جز خدا دل پر نہو جسکے اثر

حدیث شریف قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَقبَلُ اللّٰهُ صَلٰوۃَ امرِءٍ لَا یَشهَدُ فِیهَا قَلبُهٗ مَعَ بَدَنِهٖ وَاِنَّ الرَّجُلَ عَلٰی صَلٰوتِهٖ دَائِمٌ وَلَا یُکتَبُ لَهٗ عُشرُهَا اِذَا کَانَ قَلبُهٗ سَاهِیًا لَاهِیًا

دیکھ فرماتے ہین یہ خیر الوریٰ
جسم و دل دونون ہون حاضر باخدا
یعنی جیسے تن کیا ہی قبلہ رو
دل بھی لیسے کر خدا کے روبرو

کیونکہ وہ ہی بے حجاب جلوہ گر
اس زبان ای بیخبر ای بے بصر

حدیث شریف فی الخبر اِنَّ العَبدَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالَی الحِجَابَ بَینَهٗ وَبَینَ وَجهِهٖ بِوَجهِهِ الکَرِیم

وہ ورے ہی رب بے حجاب ای نور گر
پھر بھلا کیا ہو نماز ای بیشعور
غور کر انصاف کر دل مین ذرا
کیا پڑھا اور کیا لکھا تو نے بھلا

جلوہ گر تو دیکھ وہ محبوب رب
تو خودی سے اپنی ہی محجوب رب
نور افشانی کرین سارے ملک
آفرین دیوین زمین و فلک

سو سو جلوے خود کرے وہ با کرم
پھر بھی تو دیکھے نہ اسکو ایکدم
حیف وہ فرماتا ہی تجھکو سبب
یعنی تو ہی بت پرست و خود پرست

یہ ہوا القاب پھر بھی بیخبر
نفس کی غارت کیا تجھکو بسر

اَللّٰهُ اَکبَر

ذبح اسکو کر یہ تکبیر خدا
یعنی تکبیر یہ ہین امر خدا
تن کو قربان کر تو ای مرد جلیل
مثل اسمٰعیل کے تا ہو خلیل

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

ہو تو بسم اللہ سے بسمل شتاب
تا شہادت کا ملے تو بھی خطاب

سُبحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِکَ وَتَبَارَکَ اسمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیرُکَ

پھر کھڑا ہو کر تو پڑھ حمد و ثنا
یہ دعا کر حق سے پھر از التجا

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم

ہی ترا دشمن بہت بد کردار ہی
یعنی شیطان مانع الوہی
کر نظر مجھپر ذرا میرے اله
تا نہ کر دے یہ تمہارا دین تباہ

جب کہ ... [illegible]	[illegible]	[illegible]	خوش ... [illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]

در بیان نماز کامل که با اهل [illegible] تو بہ مرشد کامل

ایک شہر اسپین بانی نیکنام	چشم روشن [illegible]	[illegible] نماز با [illegible]	یاد رکھ [illegible] کو [illegible]
دیکھ فرماتے ہین کیا [illegible]	یعنی [illegible]	[illegible] امام چشم روشن و صلوٰۃ	چشم روشن [illegible]
این نماز آمد سلوک معنوی	بے دلیلی [illegible] نماز [illegible]	در شریعت [illegible]	در امامت پیش کردن کور را
گرچہ حافظ باشد [illegible]	چشم روشن [illegible]	کور را [illegible] از [illegible]	چشم باشد اصل [illegible]
[illegible]	ہیچ ہوئین [illegible]	کور را [illegible]	کور باطن و نجاست [illegible]
کور ظاہر کا [illegible] بیان	کور باطن [illegible]	[illegible] از طرف خدا	تو نہین [illegible]
کیونکہ [illegible] مکلف [illegible]	[illegible]	[illegible] عمل	کور بہتر [illegible]
کیونکہ [illegible]	دیدہ و دانستہ [illegible]	یہ حدیث [illegible] ہر [illegible]	اب کیون غافل [illegible]

بغیر ارکان صلوٰۃ ظاہری و اخلاص دل نماز کامل نمیشود

حدیث شریف اَلعِلْمُ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ

دو طرح کا علم [illegible]	[illegible] اگر [illegible]	ایک [illegible] علم ارکان صلوٰۃ	دوسرا اخلاص دل [illegible]
ایک [illegible]	پھر [illegible] نماز [illegible]	[illegible] عقائد کو [illegible]	بعد [illegible] دین میں [illegible]
کیونکہ ہر [illegible] کے عقائد میں قصور	دید حق [illegible]	[illegible] کامل عقائد جب ہوئے	بعد اسکے یاد رکھ [illegible] نیکدان
امر حق کر عشق سے [illegible]	جیسے ہو عشق [illegible]	[illegible] تو ستقر	جیسے ہو [illegible] شیر [illegible]
بلکہ زاہد اس [illegible]	کیونکہ ایمان ہے [illegible]	دشمن جان شیر [illegible]	دشمن ایمان شیخ [illegible]
	سب سے بدتر [illegible] دشمن [illegible]	یاد رکھ اس بات کو [illegible]	

در بیان علم دین یعنی تفسیر و حدیث و فقہ تصوف کہ ہمہ لازم و ملزوم اند

آئے ہم اسپر کرین [illegible]	یعنی جب [illegible] مخفی [illegible]	ایک تو ہے علم ظاہر [illegible]	دوسرا ہے علم باطن بالیقین
علم ظاہر کو تو کر دل [illegible]	روح کا کر علم باطن کو شفیق	جب کھلے [illegible]	علم باطن ہے [illegible]

قال مالک من تصوف ولم یتفقه فقد تزندق ومن تفقه ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینهما فقد تحقق

گرچہ ظاہر علم ہے اصل [illegible]	[illegible] ہے علم باطن [illegible]	یہ ہین دونون علم مثل جان و تن	ایک [illegible] ناقص [illegible]
[illegible] بغیر [illegible] جسم [illegible]	جسم ہو بیجان [illegible]	جو نہ جانے اسکو [illegible]	یہ ہے تمثیل [illegible]

[illegible]

دربیان مذمت خیال الفت ماسوائے حق

دل مین تیرے یہ مرض دنیا ... [?]	حشر تک ہووے تجکو ای سعید [?]	دل مین تیرے جسکی نسبت ہو کمال	حشر اسکے ساتھ ہوی ذی خصال

حدیث شریف یحشر الناس یوم القیمة علی نیاتهم

یہ حدیث مصطفے ہے ای جوان	حشر ہو نیت پہ تیری بیگمان	مولوی رومی نے بھی ای پسر	کیا لکھا ہے دیکھ کر ہو باخبر
ہر چہ در دنیا خیالت آن بود	تا ابد راه وصالت آن بود	جز خدا کچھ فکر مت رکھ ای پسر	یہ کرے گی خوار تجکو سر بسر

دربیان کشت آخرت

دل ترا ہے کشت مرشد کاشتکار	جو وہ بووے وہی نکلے ہوشیار	عشق ہے اس کشت کا جوتا ہر [?]	ہل ہے اسکا فکر حق ای ذی ہنر [?]
بیل مین اس کشت کے ای نیکدان [?]	یعنے تنہائی و بیداری جوان	ہے بجاے چاہ چشم اشک ریز	ہے بجاے غم شاہ رستخیز [?]
ہے بجاے تخم نام ذو الجلال	کشت دل مین سکو بو ای باکمال	ہین بجاے پاسبان خاطر عمل	گر نہ دن ہے کشت مین آوے خلل
جب کاٹ تیری ہو کشت زار [?]	عجز سے آہستہ کاٹ ای ذی شعار	لا کے میدان مین تو رکھ خرمن بسیر	دے ہوا اثبات کی پھر سر بسر
برق سے خرمن کو رکھنا تو بچا	برق یعنے شرک ہے ای باخدا	جب نکالے خوشہ سے دانہ عزیز	پھر نگہبان اسکا ہے ای باتمیز
کیونکہ دشمن اسکے ہین لاکھون جوان	بے نگہبانی نہ چھوڑین بیگمان	بند کر غلہ کو اسجا ہوشمند	جس جگہ پہونچے نہ موشون کا گزند
جب تلک انکی نہین کرتا دوا [?]	کشت تیرا سب خراب ہے باخدا	دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باصواب	یعنے حضرت مولوی عالیجناب
اول ای جان دفع شر موش کن [?]	بعد ازان در جمع گندم کوش کن	جانتا ہے وہ مکان ای بیخبر	جس جگہ پہونچے نہ موشون سے ضرر
یعنے وہ دل جسمین جان ہے جوان [?]	وان نہین موشون کا ہرگز امتحان [?]	موش کیا ہے جانتا ہے ای حبیب	یعنے شیطان لعین بے نصیب
یہ پھرے ہر رگ مین جیسے مثل خون	پر نہین دل مین گذر اسکی و فنون [?]	کیونکہ اسمین نور حق ہے آشکار	ہو گریزان دیکھ شیطان نابکار
	دیکھ فرماتے ہین عطار ولی	گوش دل سے سن ذرا اسکو اخی	

دربیان اوصاف دل

دل چہ باشد غیر نفس ناطقہ	آنکہ از حق تافت برق بارقہ	دل بمعنی جوہر روحانی است	دل نہ از جسم است و نز جسمانی
کس نداند قدر دل جز اہل دل	نیست دل آن نقطۂ با آب و گل [?]	اہل دل شد اہل دل شد اہل دل است [?]	ورنہ ہمچون خر فرومانی بگل
مقصود خلقت این دل است	ہر چہ میخواہی ازین دل حاصلست	ہر چہ عارف اندر ان دل خوانده است [?]	از کتاب و درس افسانہ است [?]
اینچنین دل را تو از عارف طلب	دل مجو زین پست جامہ ادب [?]	بے تعلم حق دہد او را علوم	علمہا بہتر ازین درک عموم [?]
دل یہ کیا ہے شاہ مقصود ہے	دل یہ کیا ہے ساجد مسجود ہے	دل یہ کیا ہے مخزن اسرار ہے	دل یہ کیا ہے مطلع انوار ہے
دل یہ کیا ہے در بار دل نشین [?]	دیکھتے ہین لطف حق اسمین عیان	دل یہ کیا ہے جام جم ای بے بصر [?]	نیک و بد آتا ہے اسمین نظر

حدیث شریف قلوب المؤمنین عرش الله تعالی

دل ہی دربار الٰہی عرش خدا / صاحب مولا کنے ای باصفا
دل ہوا ہی خاک از عشق خدا / آئینہ دیکھتے ہین اس جلا

دل نہین ہی یہ بحر بیکنار / در وحدت ہین نشان مشتبار
عرش و کرسی ہفتم اقلیم دگر / اسکے اندر دیکھ لے ای بیخبر

دل نہین ہی لحم و شحم و گوشت پوست / دل ہی وہ حاصل ہو جس سے دوست
وہ صفت خاص ہی سے مقبول / کیجیو ایسا تمیز اہل دل

یا کہ ناظر یا کہ وہ منظور ہی / وہ نہین دل جو کہ اس سے دور ہی
کیا لکھون صاف دل اک مشت خاک / گوش دل سے گر سنے ہو سینہ چاک

یعنی فرماتے ہین کیا وہ باخدا / مثنوی مین معنوی باصفا
دل گذرگاہ جلیل اکبر است / کعبہ بنگاہ خلیل آزر است

دل بدست آور کہ حج اکبر است / از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
سن ذرا عطار کی یہ گفتگو / تاکہ واقف اس سے ہو تو زشت خو

دل جو شد برباد غیر او حرام / گرد بانی او بود بیت الحرام
در حق ہی جان دل اہل دل / یہ نہین نقص جو خود ہو آب گل

در بیان درد حق کہ از قرآن مجید ثابت است

یون کہو ہاتھون سے تم کرکے دراز / از طفیل مصطفی ای کارساز
ایسی آتش زور دل مین نہان / ہو اگر ظاہر جلا دے کون مکان

آہ جب نکلے تو ہو سب پر اثر / کوہ تڑپے گر پڑے میری نظر
بیقراری مجھے بس ہو قرار / فضل سے ہو فضل ای پروردگار

سوز دہ درد خاص سے افسردگی / زندگی عاشق کی ہو پژمردگی
اسقدر دے سوز دل پروردگار / چشم دل سے خون بہے لیل و نہار

کیونکہ حاصل جسکو تیرا درد ہی / دو جہان مین وہ بلاشک فرد ہی
باعث ایجاد عالم ہی یہ درد / سرفرازی بخش آدم ہی یہ درد

جسکا دل بادرد ہو عالی نسب / اس سے ملتے ہین فرشتے باادب
جسکا دل وابستہ ہی اسکی کلید / درد ہی یہ درد ای مرد سعید

جسکو درد حق نہو عالی گہر / وہ نہین ہرگز بشر ای بیخبر
جو کہ ہی بیدرد وہ حیوان ہی / گرچہ ظاہر شکل مین انسان ہی

درد ہی اخلاص حق از بس لطیف / تو نہین واقف ہی اس سے ای کثیف
یہ سخن یاد رہے سن عطار کے / عاشق صادق تھے وہ سرکار کے

ذرہ درد خدا حاصل ترا / بہتر از ہر دو سرا حاصل ترا
ذرہ عشق از ہمہ آفاق بہ / ذرہ درد از ہمہ عشاق بہ

درد حاصل کن کہ درمان درد تست / در دو عالم داروی جان درد تست
ہو گذر از زاہدی و سادگی / درد باید درد کار افتادگی

ہر کرا دردیست در دانش سیاد / وانکہ درمان خواہد او جانش سیاد
مولوی فرماتے ہین ای بیخبر / اس کلام آتشین پر کر نظر

آتش ست این بانگ نای و نیست باد / ہر کہ این آتش ندارد نیست باد
درد کے انکار جسکو ہو وہ خر / بلکہ بدتر اس سے ہی وہ بدگہر

یہ لکھا عطار نے کیا ہی عجب / دیکھ کر انسان کو گر ہو تاب و تب
حق یہی ہی کہ انسان فی الشکل / ہیچگاو دست چو خر بل ہم اضل

رو بسفل ہو او چون گاو و خر / نیستش کاری بغیر از خواب و خور
بے نصیب است ہر کہ است آن گروہ / غافل از ربا بجالت آن گروہ

مولوی سے سن تو یہ طرز کلام / دیکھ کیا ہوتا ہی ثابت نیکنام
بر محمد بود ابوبکر نکو / دید صدقش گفت ہذا صادقو

چون بعودہ بو جہل از اصحاب درد / دید صد شق القمر باور نکرد
نقص یہ تھا بوجہل مین ای پسر / اسلیے دیکھا نہ وہ معجز مگر

یعنی تھا بیدرد وہ زشت پلید / کسطرح ہوتا بھلا پاک و سعید
سن حقیقت درد کی او جان من / تا شود یاد و ورد برتو علن

یہ کلام پاک ہی در دو جہان / گوش دل سے تم سنو ای نوجوان

[illegible]

قولہ تعالیٰ انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم احمد سرور

جبکہ سنتے ذکر حق ہیں مؤمنین	خوف حق ہوتا ہے دل پر جانشین

قولہ تعالیٰ اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابہا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ ذلک ہدی اللہ یہدی بہ من یشاء ومن یضلل اللہ فما لہ من ہاد

یاد کرتے ذکر حق ہیں با حضور	دل کو اس سے ہوتا ہے از بس سرور	یعنی ہستی نیست ہوتی ہے عزیز	ماسوا حق کے نہیں رکھتے تمیز
	جانتا ہے نیستی کیا ہے یہ سر	غیر حق یعنے نہو دل پر اثر	

در بیان سبب جذب اہل حق

جسکے گھر ہی موہیں اثر کا کچھ ظہور	نفس عاجز روح ہووے ذی شعور	لیک تن سے جان کو نسبت ہے کہ [illegible]	اس سبب سے وہ ہے عاجز سخت تر
یعنے جان ہے پاک چاہے پاک کو	تن نجس ہے خاک چاہے خاک کو	تن کی خواہش ہے کہ چھوڑے [illegible]	جان کی خواہش کہ ہوں اصل پاک
تن یہ کہتا ہے نہ جاوے عرش پر	جان کہتی ہے سو کیون فرش پر	جان تن میں ہے نزاع و شور کر	مقتضا ہے اک کا دائم اور ہے

قولہ تعالیٰ قل الروح من امر ربی

جان یہ کہتی ہے کہ میں ان مرشد	میں تو یہ آب و گل کی ہونگی کب	تن یہ کہتا ہے کہ میں ہوں آب و خاک	تو کہاں اور میں کہاں ہوں اصل پاک
پر نہ چھوڑونگا تجھے اے نیکنام	تجھسے وحشت ہے مرا خانہ تمام	قید تن سے جان نہیں ہوتی رہا	تاکہ حاصل ہووے اسکو مدعا
کھینچتا ہے اسکو تن اپنی طرف	اس سبب سے جان کو ہوتا ہے شغف	اس تخالف کے سبب سے عاشقین	دست و پا کو مارتے ہیں بر زمین
مولوی کا یہ کلام اے اہل دل	ہے اسی مضمون پہ بیشک مشتمل	روح مے برد سوے چرخ برین	سوے آب و گل شدے در اسفلین
اسقدر ہیں دست و پا زن خاک پر	شور و غل مچ جاتا ہے افلاک پر	مولوی فرماتے ہیں اسکو سو کر	مثنوی میں اسطرح پر کر نظر
جسم بر خاک ست و جان لامکان	لامکان فوق وہم سالکان	لامکانے کہ در وہم آید ست	ہر دمے در وے خیالے زاید ست
از غمش ان نامرا ببریدہ اند	از غم مردوزان نالیدہ اند	درد سے ہیں جو انسان خاک پر	رشک سے روتے ہیں ملک افلاک پر
یہ لکھا عطار نے سن اے حبیب	قدسیون کو یہ نہیں ہے نصیب	قدسیان را عشق ہست و درد نیست	درد را جز آدمی در خورد نیست
درد اسکو کہتے ہیں اہل عقول	ماسوا اسکے نہیں سن لے جہول	جاہلون کے قول پر مت کر نظر	حاصل اسکو کر اگر ہے با خبر
شمس امام اولیا عطار سے	لگ گئے تھے یہ سدا اسرار سے	کفر کافر را و دین دیندار را	ذرۂ دردت دل عطار را
دیکھو فرماتے ہیں مولانا سے عم	قدر کیا جانے ہے اسکی چند و بم	از خنک جسمے کہ آن [illegible] است	در ہمایون دل کز آن [illegible] دوست

در بیان جذب کہ بغیر محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیچ فائدہ نکند

ہے مگر جو شرع احمد کا نشان	درد اسکا راست ہے اے باوفا	جو خلاف شرع جناب پاک ہے	درد اسکا سر بسر خاک ہے

قولہ تعالیٰ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

جو خدا انکا وہ مولا کا خدا / ہے یہ اطاع اللہ فرمان خدا
جس بن یہ نقش ہوں انکے تمام / اسکو چومیں سب ملائک مدام
حب احمد سے ہی بس وصل خدا / کیوں نہیں مخلوق تا دلا نیز فدا
جسکو حب مصطفے حاصل نہیں / بالیقین وہ ہی نہیں ہی لعین

جسنے کی اُنسے محبت وہ حبیب / نور وحدت ہو گیا اسکے نصیب
ہووے جس جا پر لکھا حضرت کا نام / او لیا آنکھیں ملیں صبح و شام
متعلقہ ہو دل کا حب مصطفے / بے محبت کے نہ ہو دل پر جلا
اگرچہ وحدت کا کرے سو سو قرار / بے محبت کے نہیں ہوتا شمار

حدیث شریف لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

حب انکی شرط ایمان کی ہے / ہے یہ مضمون حدیث معتبر

حدیث شریف من رآنی فقد رای الحق

من رآنی کو تو پڑھو اے عزیز / جب تجھے ہو شان احمد سے تمیز
پر خلو دل عاشقین ہی اے حبیب / جب تلک کامل ہو نسبت نصیب
ایک بھی گر ترک تجھ سے ہو حبیب / نور وحدت سے ہے تو بے نصیب
ماسوا اسکے نہیں ہوتا حصول / جو کرے اسکے سوا وہ ہے فضول

پر نہ بے نسبت کے ہو اس شعور / کیونکہ حاصل میں ترے دل کے غرور
لیک نسبت تین میں ہے نازنین / جیسا وہ حاصل میں ہے مردود میں
انکو لازم حب بجا جی جان سے / پھر تو پاوے کچھ مزا ایمان سے
چوب کو بھی دیکھ نسبت یا رسول / ہے یہ ریا زہ مثل ہی عقول

دربیان ستون چوب حنانہ

تھا ستون چوب حنانہ بنام / آس سے لگ کے بیٹھتے خیر الانام
سسکیاں بھر بھر کے کہتا تھا فغاں / یا نبی اللہ ہو مجھ سے جدا
چوب میں تاثیر ہو ایسی بسر / سو ہوئی قول پر کر تو نظر
وائے پر چوب ہے ہم میں بسر / جنس سے اپنی نہیں تجکو خبر
باوجود اسکے نہیں ہم میں اثر / جیسے رکھتی چوب ہجر ایک گھر
تب کہا آنحضرت نے کہ ہوں سے جدا / اور تھا ہوت بالقاء مصطفے
گر نہیں نسبت تجھے با مصطفے / تو ہے بدتر چوب سے اے بے حیا
یعنی طاعت اور محبت اور رہ / گرچہ ظاہر سب کا ایک ہی سی ہے
یہ محبت کی ہے صورت اے حبیب / جان ہے لیکن محبت بے نصیب
اسکو پیدا کر اگر ہے ذی شعور / جب تجھے ہو نور وحدت سے حضور
دیکھو تھا یعقوب یوسف کے ساتھ / سوتے رو رو دھوئے بینائی ہاتھ
دیکھ تجھے عاشق عمر فاروق تا / کر دیا بیٹے کو سخت پر نثار

ہجر سے حضرت کے سو یا استعد / جیسے رو کے طفل بے مادر پدر
جب ستون چوب کو یہ درد ہو / حیف ہے انسان اگر تو بے خبر
بشنو از نے چون حکایت میکند / وز جدائیہا شکایت میکند
خاص نسبت ہے میں آپ نے سلیم / ہجر وحدت کے جو تنی دگر تقسیم
کیونکہ جب جدا ہونے لگے ستون / جا بنا کیا ہے بتا اے ذو فنون
دیکھ محبت چوب کی اے بے بصر / ہو گئی طالب بقا کی سر بسر
لیک ہیں نکتہ ہے باریک تر / یاد رکھو اس بات کو عالی گہر
یا کہ قولی یا کہ فعلی اے پسر / بے محبت ذات کے سب بے اثر
ہے یہی دونوں پوست بے مغز اے ثنا / گر نہیں نسبت تجھے با مصطفے
دیکھ حنانہ کو تھا عشق رسول / ہجر سے ہی مادہ عشق کی معقول
دیکھ تھا صدیق کو با مصطفے / جان و مال اپنا کیا سب پر فدا
دیکھ تھا عثمان با طرز حیا / قتل ہو کر وہ عاشق ہو گیا

دیکھتے تھے حضرت علی والا گہر — جان جاتی پر نہ کی کچھ بھی نظر
دیکھتے تھے حضرت [illegible] — تجھکو ما یا ہے [illegible] تجھے ہو نام احمد سرور

حکایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

اگر شرف [illegible] — تا کہ ہووے درد دل بانصیب
اک صحابی نبی کے والا تبار — نام تھا انکا بلال باوقار

باشتیاق [illegible] — جان و دل سے اپنے وہ قربان تھے
کوئی دم [illegible] — سنت [illegible] پر [illegible] وہ جابجا

اسقدر نسبت تھی انکو [illegible] — گوش دل سے سن ذرا اے بوالفضول
بعد وصل [illegible] للعالمین — [illegible] زیارت کے لیے وہ ہر دو دن

جب پڑی انکی مدینہ پر نظر — گر پڑے بیتاب [illegible] آہ بھر
خاک میں غلطان تھے [illegible] درد و غم — یہ ندا کرتے تھے اے شاہ امم

ہیں جو نعلین [illegible] خلعت — دیکھ [illegible] جنکے عشاق [illegible]
دے دکھا مجکو ذرا [illegible] — آنکھ کو اس [illegible] ملوں [illegible]

یعنی در اپنے [illegible] تم دیکھا — تا کروں میں جان و دل اس پہ فدا
کہتے ہی پھر رو اٹھا وہ [illegible] — کس طرح حاصل ہو اے [illegible]

پھر نہیں قسمت ہے کہاں [illegible] — پھر نعلین تو پیہ ہوں جان فدا
گفتگو یہ کر کے با حسرت ہزار — بس وہ ان [illegible] ہوا با چشم زار

جبکہ یہ سوچا وہ مزار پاک — گر پڑا بیتاب ہو کر خاک پر
[illegible] بے قرار — اس طرح پر وہ تڑپتا دل فگار

دیکھ کر یہ حال اصحابی تمام — گرد و پیش اس کے ہوئے سب خاص و عام
کوئی کہتا اے بلال دردمند — صبر کر سمجھا یہ تو اے [illegible]

کوئی کہتا اے بلال ذی شعور — کیا چلا تو بھی پیمبر کے حضور
کوئی کہتا اے بلال [illegible] — حال سے اپنے ذرا دے تو خبر

تب لگا کہنے یہ وہ [illegible] — کچھ نہ پوچھو حال اے اہل یقین
کیونکہ [illegible] زمین و آسمان — کیا کروں میں نہ دل کا کچھ بیان

تین دن تک وہ رہا با وجد و حال — پھر گیا مسجد کو [illegible] کمال
بیشتر تھا وہ [illegible] — [illegible] جسکے [illegible] جان [illegible]

ہو گئے مسجد میں [illegible] کہا — بانگ اب پھر دیجیے بہر خدا
وہ زمانہ [illegible] رسول — آج پھر مجکو [illegible] وصول

کیونکہ یہ سب اٹھے اے مصطفا — وصل اپنا دیجیے بہر خدا
زندگی ایسی ہے اب تم بن عذاب — ناریوں کو بھی نہ ہو گا یہ عذاب

جیسے تم پوشیدہ ہو شمس جمال — ماہ کے مانند اپنا ہی زوال
کوئی پرسان ہے نہیں اس [illegible] — کوئی پرسان ہی نہیں اس [illegible] کا

گفتگو کرتے تھے یہ جب ہمدگر — شق ہوتے تھے جگر انکے [illegible]
یہ شکایت جان سے [illegible] — دوست بن آتی ہے کب خوش [illegible]

جان سے کہتے کیوں ہے تو عزیز — چشم ایمان کا گیا نور البصر
یہ کیا تو نے غضب [illegible] نصیب — کس طرح یاں پر رہی تو بے حبیب

کیا کروں میں حکم حضرت کا عزیز — ورنہ کرتا ذبح تجکو میں [illegible]
تو نے کی مجھسے دغا کیا ہوا — حشر میں پا دیگی تو اسکی سزا

نور احمد پر فنا ہوتی اگر — زندہ ہوتی با بقا اے بیخبر
سخت ظالم ہو کہا [illegible] — تو دکھا اسکو جو ہے امت پناہ

کیجیو تو عفو کی [illegible] نظر — [illegible] نہیں کچھ [illegible] بشر
یا الٰہ العالمین ہیں ہم غلام — جان نکلے میری یا خیر الانام

جب کہا یہ عاشق معبود نے — رو کہا یا شاہد مقصود نے
غیب سے آئی ندا اے بلال — یہ مقام قرب ہے مت کر ملال

کوئی دم باقی ہے تیری وصل کا — دھر نہیں ہے یہ زمانہ وصل کا
آخر شب ہی بانگ با درد و حزن — رو پڑے سارے [illegible] مرد و زن

پڑھ کے لا کو یوں کہا [illegible] — تجھ سوا کوئی نہیں ہے کردگار
پھر کہا الا کا تھا [illegible] حبیب — نور وحدت ہو گیا غیب عیان

جب ... [illegible] ... ہے یون لگے کرنے دعا اقوال جلال	... برپے ... قالوا انا تم پڑھو سب ملا درد دیکھو کر عطا شل بلبل درد سے انکار جسکو آئے کیا	دیکھ کر تھرا گیا عرش برین دیکھ کر یہ حال اصحاب کبار اب نکہہ عاجز دہان کا سوز درد وہ ہے شیطان بشکل آدمی	عاشق صادق اگر ہے بے یقین گر پڑے فرش زمین پر بیقرار تھے یہین آجا کہین اہد ...

در بیان سوز و درد خلیفہ برحق حضرت ابوبکر صدیق

سوز دل صدیق کا سن اے پسر	تاکہ ہووے درد دل سے باخبر زاہدان خشک سے مت کر خیال	اسقدر تھا درد و سوز جگر درد دل حاصل تو کر از خصال	دل سے آتی تھی سدا بوئے کباب

در بیان سوز و درد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

دیکھ کیا درد تھے حضرت علی رفت مردے باز آمد با شتاب گفت نیدارم ز درد کار خویش	یہ لکھا عطار نے سن اے اخی گفت پرزون ہست جاہ و آب مرتضیٰ با جاہ گفت الله خویش	مصطفےٰ جانے فرد آمد براہ مصطفےٰ چون این سخن در شنید جاہ جوشن سوز زان تابش بجو	گفت آب ... ریگ کرد راہ آنزمان انگشت با دندان گزید لاجرم پر خون شدہ آتش نبود

در بیان سوز و درد خلیفہ برحق حضرت عمر

دیدنے ہیں خوف تھے ایسے عمر تھا یہی ابن عمر کا حال زار ہے یہ تحفی کی روایت جان من پڑھ چکی جب وہ نماز کبریا جب سنایا مین نے قران مجید آیہ من ہر تفصیل سے سنبھال انکال کیونکہ یہ ہے معجزہ قران کا سنو معلا سکا جو ہے شیطان رجیم	سن لو واقع گر پڑے وہ آہ بھر پڑھ کے یوم گر پڑے وہ ناپار قریہ کوفہ مین تھی اک پیرزن مجھ سے یہ تب سلام اسکو کیا آہ بھر کر گر پڑے ہوکر تشنہ دیکھ کر اسین کہ کچھ تیر قیا ہو شکستہ سن کے دل انسان کا کیونکہ سنگ بخشت حیا ... وہ نہین ہیں سن حقیقت ...	خشیت حق کا ہوا ایسا اثر اک صحابی تھے زرارۃ ... وہ کھڑی پڑھتی وان ... مجھ سے پوچھا تجکو قران یاد ہے اس نمط کے دیکھ اصحاب رسول تو نہین قائل ہر اسکا نابکار بلکہ تاثیرات قران بایقین بلکہ بدتر کافرون سے وہ لعین مخلصت حق سے جو خالی ہو	اک مہینے تک رہے وہ بخبر پڑھ کے قران ہو گئے ... عشق حق سے وہ ستودہ ... پڑھ ذرا اس سے مرا دل تباہ جا کہا عیاہین تو امرد فضول روبرو حق کے تو ہوگا شرمسار سنکے ... سخت دل ...

قولہ تعالیٰ انما المومنون الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایته زادتھم ایمانا

انما ہے مومنون کی شان مین	آیا ہے مقرر یہ قرآن مین جستجو کر دیکھ کیا ہے سوز ...	عاجزا کر تو دعا بہر خدا یہ کھلے ہے راز کتب اہل راز	تا کہ حاصل وہ ہو تجکو ذرا

حکایت حضرت موسے و درویش عاشق

ایک دن موسیٰ نے کی حق سے دعا / خاص بندے اپنے رب مجھکو دکھا
جب گئے موسیٰ تو دیکھا ایک مرد / تن برہنہ کوہ پر آلودہ گرد
جا کے موسیٰ نے کیا اُسکو سلام / کچھ نہ پایا ہو سوا اُس سے کلام
یا کہ اسمین نہ ہے کچھ اسکو جان / راستی سے درد راہی عیان
نام حق سن عاشق حیران نے / جان سے دھوئے ہاتھ اس بیجان نے
دیکھ کر یہ عاشق صادق کا حال / پھر کیا موسیٰ نے حق سے یہ سوال
حکم آیا ہے بہت ای یاد گار / نام پر کردین ہے مردہ جان نثار
درد کیا ہے وصل کا پیغام ہے / درد کیا ہے دل کا انجام ہے
کیونکہ جسکے دل میں ہے اسکا آخر

تب ندا آئی کہ موسیٰ سے لے ... / سنیو مارا ہے نبیا کو ... تجھے ہو نام احمد ...
تھا زبان دل پہ آپکے ذکر ہو / شور تھا ہو کا وہان پر ...
پھر کہا موسیٰ نے ای مست خدا / ہو سکے ہے دیدار تیرا مدعا
ہم کرین تیرے لیے حق سے دعا / تاکہ حاصل ہووے تیرا مدعا
آہ بھر کر گر پڑا وہ خاک پر / روح نے پرواز کی افلاک پر
ایسا عاشق اور بھی ہے ... / نام سن تجھ پر کرے جان تو فدا
جو کہ ہیں دیدار کے مشتاق تر / درد انکی ہے غذا ای با خبر
یا الٰہی درد کر مجھکو عطا / جیسے کہ تھا درد یہ تیرا گدا
اُس سے بھاگین سب جہنم پر اثر

حکایت حضرت خلیل الرحمن علیہ الصلوٰة والسلام

یہ حکایت گوش دل سے سن پسر / جب تجھے ہو درد حق سے کچھ اثر
آگ میں نمرود نے پھینکا اخیر / آتش سوزان میں رکھا آ کر
یون کہا اُس سے کہ کچھ فرمائیے / آپ کو حاجت ہو جو بتلائیے
یون دیا پھر عاشق حق نے جواب / حضرت جبریل سے کر کے خطاب
ایکدم اُسکا اگر ہو مجکو ... / عرش سے تا فرش جل جاوے سبھی

جب خلیل اللہ کے عاشق ہوئے / عشق بازی میں ہوئے صادق صافی
آپ جسدم معلق تھے خلیل / آ گئے انکے پاس اُسدم جبریل
ہم کرین رب سے تمہاری ... / تاکہ تمکو نار سے وہ لے بچا
تیرے دل میں شعلہ زن وہ نار ہے / آتش نمرود کیا مردار ہے
ما سوا حق کچھ نہیں کہتا ... / رب سب جانتا ہے دل کا بھید

قوله تعالیٰ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ

آخرش کو جب وہ پہونچے نار پر / جا کے بیٹھے تخت گلزار پر

در صفت درد

درد کیا ہے مایۂ پیغمبران / درد کیا ہے بادی جلدان
درد کیا ہے سلیمان جہان / سب پہ پر دیون کا شہ یکسان
درد کیا ہے سہ خون کی شان ہے / درد کیا ہے عاشقون کی جان ہے
درد کیا ہے نور ایمان ہو عزیز / اسکو حاصل کر اگر ہے با تمیز
یہ لکھا عطار نے عالی سخن / گوش دل سے سن فرا ای جان من
درد حاصل کر اگر ہے ہوشمند / معرفت کے بام کا یہ ہے کمند
انکے دل تنگ ہے ایسا تیر

درد کیا ہے رہبر ایمان ہے / درد کیا ہے قاتل شیطان ہے
درد کیا ہے قاصد دلدار ہے / درد کیا ہے راز دار یار ہے
درد کیا ہے بحر وحدت کا ہے در / آسمان معرفت کا ہے یہ خور
درد کا کیا وصف ہو مجھسے بیان / ہر کمان لیتی بھلا انکی باک
ہست کہ این آتش آید کارگر / زآتش دوزخ کجا ماند اثر
زاہد ان کے قال سے تجکو ... / انکو لپٹا نفس نے با صد ضلال
فرق ... کا نہیں انکو تمیز

جیسا کہ ہے رحمت ... [illegible]

قولہ تعالیٰ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ

دیکھو بل ران کو قرآن میں ... فرمایا ہے آنکی شان میں

در بیان مذمت زاہد خشک

دیکھ زاہد یہ حدیث مصطفیٰ ... سخت دا ہے دور از قرب خدا

زاہد و انصاف سے ہو اگر ... [illegible]

کیونکہ تم اخلاص سے از بس ہو دور ... عاقلانہ تم کیا ہے نفور

تم فقط اک نقش اقدیر ہے ... [illegible]

درد کی لذت سے ہو نا آشنا ... ہم ہو گر کو عفران کی قدر کیا

کیا ہوا گر رنج کی ہو ... خود ... آتا ہو ...

کیا ہوا گر عابد و زاہد ہو تو ... یہ نہیں اخلاص ال گر زشت خو

کیا ہوا گر حافظ قرآن ہو ... خالق ہو تیری ... [illegible]

کیا ہوا گر حج کیا حاجی ہوا ... شہر کا ... قاضی ہوا

کیا ہوا گر تو ہوا پیر و مرید ... اور ... [illegible]

کیا ہوا گر تو ہی عالی خاندان ... مثل شیطان تجھ کو کیا ہی گمان

گر بہ ... نفس ... [illegible] ... [illegible]

نفس نے اعمی کیا تجکو میان ... ضد حق تجھ پر کیا اُسنے عیان

جوش کے ... [illegible] ... [illegible]

یہ تو سمجھا المتقی ہے بے بصر ... درد دانا نہیں کوئی بشر

سنکے سعدی کا کلام پر اثر ... ہو تو قدر ... تجکو خبر

یہ ہی عالم سر بسر مستی و شور ... ایک کب ... جوش ... [illegible]

درد سے ... کی یہاں ... ایک نسبت میں ... [illegible]

یعنے نسبت جسکی ہو حب سے بسر ... [illegible] ... خبر

یہ حکایت گوش دل سے سن حبیب ... فہم حق سے تاکہ ہو تجھ بالنصیب

حکایت پدر مجنون و پدر لیلیٰ

ایک دن الفت سے مجنون کا پدر ... لیکے مجنون کو گیا لیلیٰ کے گھر

والد لیلیٰ نے اسنے یوں کہا ... قیس کو زندان غم سے کر رہا

یعنے اپنا قیس کو داماد کر ... اسکے دل کو رنج سے آزاد کر

اس لئے سکے نہیں کچھ تجکو کام ... رحم کر اس طفل پر اےنیکنام

تب دیا اسکے پدر نے یہ جواب ... یہ نہیں ہے راسے تیری با صواب

رحم کا باعث ہی جو کرتا نہیں ... ورنہ میں مجنون سے کچھ ڈرتا نہیں

جو لکھا تقدیر میں اسکے ضرور ... ہوتا ہی مجنون ہے یا ذی شعور

گر نہو تمکو یقین اے اہل دین ... دیکھ لو تم آپ از عین الیقین

باپ نے پھر دی ندا ہو کر اداس ... آ نور العین آ کہ دم میرے پاس

اب بھی لیلیٰ تو دامن پر نظر ... جا پڑی مجنون کی اسدم تجھ پر

گر پڑا بیتاب ہو کر ... مارتا تھا وہ پڑا سر زمین

پھر کہا لیلیٰ کے والد نے کلام ... دیکھ لے مجنون کو تو اے نیکنام

دیکھ گرد امان لیلیٰ ہے یہ حال ... اسکو گر دیکھے تو بنیا ہی محال

اسلیے کہتا ہے اسکو سے دور ... تا نہ جاوے جان سے یہ بے شعور

ہووے تاثیر جب دامان ... تام ... اسکو ہی خندہ ... [illegible]

ایسی نسبت ... پیدا ہو اخی ... جیسے مجنون کو تھی لیلیٰ کی دلی

یا کہ ہوئے جیسے نسبت ... یا کہ نسبت جیسی ہے باسیم و زر

یا کہ نسبت ہے تجھے جیسی بزن ... ہے نبی سے سچ تباہ ہو سکد ...

نسبت اچھے سے خالی تو دلی ... اسلیے کرتا ہے تو خندہ دلی

آپ اپنے عیب پر کرتا ہے ناز ... اسقدر اندھا ہوا ہے ... [illegible]

آپ نسبت سے ہے خالی کر دلی ... صاحب نسبت پر کیوں خندہ دلی

زنگ دل کا یہ سبب ہے اے ... [illegible] ... عقل تیری ہو گئی ایسی زبون

جسکے دل مین ہی مرض ای عزیز	حق و باطل کا نہین اسکو تمیز	کر دوا اسکی شتاب ای بے شعور	جب تجھے ہو نام احمد سے سرور

دربیان طالب کاذب

لیتے نسبت کر تو حاصل تھے صفا	تا نہو شرمندہ پیش ذو الجلال	کیونکہ یہ محشر مین پوچھے گا خدا	مجھسے نسبت تجکو یا مصطفا
یا کہ تھی پیر ولی ای حبیب	یا کہ ان تینون سے تھے تم نصیب	سنکے پھر بولین کہ ای پروردگار	عشق تیرے سے تھے ہم سب دلفگار
کوئی بولے ای آل العابدین	نسبت احمد تھی مجکو بالیقین	کوئی بولے ای خدا دادگر	ڈھونڈتا پھرتا تھا ہر شہر و دیار
کر چکین جب سب کے یہ گفتگو	حکم ہو مجنون کو لاو روبرو	جبکہ ہو وان عاشق لیلی کھڑا	حق کہے انکو کہ دیکھو تم بھلا
کون ہی کیسا ہی عاشق جوان	جانتے ہو اسکو تم ای عاشقان	سب کہین مجنون یہی ہی حق بتقصیر	عاشق لیلی ہی یہ مرد حزین
عشق لیلی کا ہی اسپر یہ اثر	جان و تن سے کچھ نہین اسکو خبر	صورت لیلی کا از بس ہی عشق	بحر غم مین ابتلا کے یہ غریق
گریہ و زاری و آہ دل فگار	یہ غذا ہی اسکی ای پروردگار	سنکے فرماوے خدای ذو الجلال	عاشق لیلی کا دیکھا تمنے حال
کوئی تم مین سے بھی ایسا ہی بھلا	غور کر دیکھو تو تم ازبہر حیلا	خشک تم سب کا ہی کب ایسا بدن	جیسے مجنون کا ہی دیکھو پیرہن
کھینچتا لاکھون مین ہی یہ تیر جفا	واسطے لیلی کے دیکھو یہ عجیب	کب تمہارا دل تھا ایسا بیقرار	جیسے مجنون عشق سے تھا اشکبار
کب کیا ہے سیر لیے کیشن کو چاک	کب ہوے ہیں سیر لیے تم دردناک	کب ہوے بیہوش لیے بے خواب خور	کب ہیں تم خوار و خستہ در بدر
کب ہوے ہیں سیر لیے تم چشم نم	کب پھرے روتے ہوے بادرد و غم	کب ہوے ہیں سیر لیے اندوہگین	جیسے فرقت سے کیے یا بیقین
سیر جا مل کر کیا ہستی کو خوار	سفت مین عاشق بنے تم نابکار	ترک تمنے کب کیا مال و منال	کب ملا یا خاک مین جاہ و جلال
واسطے روٹی کے در در تم پھرے	سگ نمط پھر پھر کے آخر تم مرے	بس روٹی کے رہا تیرا خیال	نسبت حق کا یہی ہو دا تا حال
تمنے جو سیکھا تو سیکھا نام کو	یا کہ سیکھا نفس کے آرام کو	گر پڑھا تمنے تو علم بے عمل	بیشک و لاریب تھے سب دغل
کیونکہ نیت مین خلل ہو جب پدید	پھر عمل ہو کس طرح تمسے سعید	اس خلل کی کچھ نہ کی تمنے دوا	وقت ضایع سفعت مین تمنے کیا
	کیا نہ سمجھے ہمنے دانا تھے لبیب	نبض باطن دیکھنے والے طبیب	

قولہ تعالی حسن اولئک رفیقا

دیکھو بلفظ حسن قرآن مین	ہمنے سمجھا ہی آنکھوں کی ان شان مین	لگے ظاہر مین تم از بس سعید	پر نہ دیکھا دل کو کیون ہی پلید
عیب پوشیدہ کیا تاویل سے	یا کہ پوشیدہ کیا تعلیل سے	نیک سمجھے سارے اپنے حال کو	جلنا سیکھا جا با آتش جال کو
اسلیے سیکھا تھا تمنے قیل و قال	نقص جن پوشیدہ ظاہر مین کمال	یہ نہ سمجھے دل مین ای نابکار	ظاہر و باطن سے واقف کردگار
کیا نہ سوچی تھی نبی کی حدیث	اس سے ظاہر ہی کہ تم ہو بد حبیب	لیکے جیسے دل مین کچھ موجود ہے خلل	ظاہر آسکا ست ... دغل

قولہ تعالی لا ینفع مال و لا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم

کیا نہ دیکھی تھی بہشتر آن سے	ہی سلیم القلب پیری نظر	کیا نہ کی یہ اولیا نے گفتگو	دل مصفا تم کرو ای زشت خو

بلکہ دشمن جانتے انکو تمام	اور غیبت انکی ہم کرتے مدام	کوئی کہتا ہی یہ ساحر بافسون	چاہیے رہنا انھون سے ہمکو دور
کوئی کہتا حال انکا ہی ریا	یہ نہین واقف ہی از راہ خدا	کوئی کہتا کچھ نہین مجنون ہی	کیا ہوا اگر تابع مسنون ہی
کوئی کہتا یہ خلاف دین ہی	کیا ہوا اگر کچھ ہین یہ بے ادب	اسطرح کی ہم خرافاتین تمام	انسے نسبت کرتے تھے ای نیک نام
سنکے یہ ارشاد حق ای جان من	گر یہ ہین بتیاب انکو مردود ن	اسلیے لازم ہی تجکو ای گدا	مثل مجنون ہو خدا پر تو فدا

دربیان محترز شدن طالب حق از صحبت بیدردان

بے محبت کے نہ جا نزدیک تو	یہ محبت کہ ہین غم و درشت خو	یہ نہین تاثیر الفت کے	بلکہ جانین عین الفت کو
اس سے واقف اصل محبوب ہی	یعنے الفت سے نہ جو محبوب ہی	کیا محبت یعنے ہی کان نمک	جو گرا اسمین ہوا جان نمک
ہوا اگر تو خار الفت سے ہو گل	ہوا اگر سرکہ تو الفت سے ہو	سو وہی لکھتے ہین کیا شیرین	دور سننے سے ہو تلخی از دہن
از محبت نار نوری میشود	از محبت دیو حوری میشود	اسکو حاصل کرکے چل تو	جب تو ہو وے تجھ الفت
	یعنے پڑھو تو یہ حدیث مصطفا	وصل حق تجکو ہو جائے بالیقین	

حدیث شریف من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

	یعنے دل سے من عرف پر کر عمل	جب جاوے تیرے دل سے سب خلل	

دربیان امراض باطن کہ چہار اند و مہلک طالب حق اند

	چار ہین امراض باطن بس عظیم	بیشتر انکی دوا کر ای سلیم	

حدیث شریف لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر

اولا ہی کبر یا دیگر ہی ریا	سخت یہ چارون ہین ای فنا	تیسرا ہی کسن حرص و ہوا	ایسے پیدا ہوے ہون یا بنا
یہ شریعت مین ہین چارون حرام	نزد حق یہ شرک خفی ای نیکنام	مرتکب اسکا اگر ہی پارسا	وہ نہین ہی پارسا نزد خدا
کیونکہ یہ ہی کبر وصف ذو الجلال	غیر کو لازم ہی کب یہ خو خصال	بلکہ یہ ہی ہمسری ظاہر ہی	لیک ظاہر مین نہین اسکی خبر
دیکھ کیا لکھتے ہین سو لا ہے دم	واقف ہی ہر فرد دانا علوم	کمتر انکم شو اگر داری خبر	این طریق کا ملانت ای پسر

دربیان دواے امراض مذکورہ یعنی تکبر وغیرہ

گوش دل سے سن حدیث مصطفا	ہی یہی امراض باطن کی دوا	یعنے کر تو اصل پر اپنے خیال	تاکہ ہووے دور کبر ای خوش خصال
کیا ہی وہ پیدا ہی جس سے تو دنی	دیکھ وہ ہی قطرہ آب منی	صلب والد سے رحم مین تو گیا	نطفہ خون وان بنا تو بے حیا
وان غذا ہی حیض خون کی شب	پرورش جس سے ہوا تو بے ادب	بول کے مخرج سے آیا پھر نکل	اصل تیری دیکھ یہ ہی تو غل
باوجود اس اصل کے تو پیدا	نفس یہ کہتا ہی کیون ایسے ستم	یہ تو تیری ابتدا کا تھا بیان	انتہا سن اسلیے ذرا ای بدگمان
یعنے دنیا سے تو جاوے جب گذر	دفن ہوگا قبر مین گو تجھ کو	یہ ندا ہو آسمان سے آشکار	قبر مین تنہا چلا ای نابکار

وہ کہاں ہے ہمدم ذرا اے بے شعور
تجھکو چھوڑا ہے تو بھی سبکو چھوڑ
کیا تو لایا روشنی میرے لیے
کیونکہ یہ تاریک تیری ہے اگر
کیسے پھیر قبر دکھلاینگی جو شر
لیجئے اور قبر کی جس میں ہے عار
علم یہ دیگا وہ رب العالمین
کیونکہ وہ گستہ تجھے ہے روز و شب
رحم کر مجھپر ذرا ای خدا
کیا نسبت تجھے مجھکو ای پیر
ہے تنفر سبکو تجھسے اس گھڑی
جیسے کرتا میں عرفت پر گر عمل
دوستی گر خاک سے کرتا بسر
یہ دعا کرتے تھے دلسے مصطفیٰ

جس سے دنیا میں تو کرتا تھا غرور
یوں چلا تنہا سبھوں نے دل کو توڑ
کیا بچھاؤں فرش میں تیرے لیے
سانپ بچھو کا یہاں از بس خطر
تو تو کیا از جائیں گے دو دن میں [illegible]
اصل تیری کچھ یہ ہے نابکار
دے حرارت جلا اسکو [illegible]
اسکو کرتی آج ہو تا مستعمل [illegible]
گو کہ مدت سے ہوں میں تجھسے جدا
مصطفیٰ تجھمیں بوہی سر بسر
ایسی شکل میں بدن ہے [illegible]
اصل میں تیری نہ ہوتا کچھ خلل
آج ہوتا یا نیہ تو شمس و قمر
لیتے مسکینوں میں گر تجھکو خدا
تب سے مسکینوں سے ہوتا مستنیر

وہ کہاں فرزند و زن تیرے عزیز
سنکے یہ آواز اڑ جاوینگے ہوش
کوئی یاں لایا ہے تو اپنا رفیق
یاں بلا میں سخت ہیں لاکھوں [illegible]
بعد اسکے پھر سر سے تیرا بدن
پھر کریگی قبر حق سے یوں عتاب
سنکے یہ حکم خدا ای بے نصیب
ہوکے عاجز قبر سے ای نازنین
ہو مخاطب پھر کہے اس سے [illegible]
جانتا تھا اصل گر تو خاک کو
وان سمجھا آپکو تو خاکسار
وان تھا تیرا فہم تھا افلاک پر
لیتے ملت خاکساروں سے عزیز
وہ تو شاہ انبیا ای بے خبر
تا نہ بھولے اصل کو ای نازنین

سب نے فرمایا ہے دنیا کو برا
ای [illegible] حب مصطفیٰ
[illegible]
چو کہ ہو نہ حال پر [illegible]
کسکی طاقت جو کرے انکی شمار
ہوے یہ ایسی ہے ظاہر جان من
تنگ تر ہوں اسکی کو ای [illegible]
یاد آوینگے تجھے [illegible] طبیب
یوں کہیں ہوں جنس تیری [illegible]
تو نہیں ہے جنس میری [illegible]
خاک میں آیا تو کیوں یاں [illegible]
یاد کیے تجھے کچھ ہوا ای نابکار
کب تو سنتا تھا نصیحت خاک پر
اصل سے ہوتی تجھے جب [illegible]
لیک تجھکو ہدایت ہے بسر

حدیث شریف موتوا قبل ان تموتوا

خاک ہو تو خاک ہو مت سے غرور
تو نہیں ہے خاکسار ای خود پرست
خاکساری مخزن الاسرار ہے
خاکساری سے ہوا پیدا کمال
دیکھ فرمایا ہے کیا وہ با ادب
خاکساری ہے جو مقبول خدا
گشت آدم مقبل از مستغفری

جب تجھے ہو اصل تیرے سے تمیز
دیو ہے انسان نہیں وہ زشت خو
خاکساری مطلع الانوار ہے
جس سے دیکھے تو جمال و الجلال
یعنی حضرت مولوی عالی نسب
ہو تکبر سے تو مغضوب ای فتا
دیو ملعون گشت از مستکبری

دیکھ تو یہ اصل جسپر یہ غرور
خاکساری شعشہ رحمان ہے
خاکساری بیخ ایمان کی [illegible]
خاکساری کا ہے کیا رتبہ عجیب
دربہاران کی شود سرسبز سنگ
دیکھ فرماتے ہیں کیا شیخوں کے شیخ
عاجز اکر ختم اب کبر و منی

فوق ہے شیطان سے تجھکو [illegible]
بس تکبر ظلمت شیطان ہے
کبر بیخ کفر ہے ای [illegible]
پھول [illegible]
خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ
گوش کر اول سے شیخ ای [illegible]
تیری کب سنتے ہیں [illegible]

دربیان سبب کبر کہ نشئت از اند و معالجہ آن

چھ سبب ہیں کبر کے ای باخبر
شرح انکی گوش کر اول سے سن
مال و علم و زہد و تقویٰ و نسب
حسن و قوت کبر کے ہیں یہ سبب

بلکہ دمن جاتے آنکو [illegible]	[illegible]	سن فصل [illegible] دنیا کا بیان	نیک و بد یا اسکا [illegible]
کوئی کہتے ولید	یعنے [illegible] یزید	کیا ہی دنیا مار افعی ای پسر	زہر سے اسکے نہیں بچتا بشر
بیہ یہ تر ماسے بھی ای سعید	جان ع ایمان کو ڈسے ہی یہ پلید	لیک افسون اسکا جسکو یاد ہو	حال دنیا سے نقصد و شاد ہو
ورنہ آستے کر دیے لاکھوں شہید	یعنے غارت مثل فرعون [illegible]	ہوگیا شداد و نمرود لعین	حق سے سنکر اسکے باعث [illegible]

حدیث شریف اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ وَمَا فِیْهَا مَلْعُوْنٌ اِلَّا ذِکْرَ اللّٰهِ

اسلیے حضرت نے دی سبکو خبر	یعنی یہ دنیا ہی ملعون سربسر	جو کہ اسکے بیچ میں ہی ای فنا	وہ بھی ہی ملعون وہی میں بلا
دیکھ تو یہ مولوی نے ای پسر	کیا لکھا ہی دین سمجھو کر [illegible]	اہل دنیا کافران مطلق اند	روز و شب در زق زق و در بق بق اند
اہل دنیا جیسے ہیں وہ جو ہیں	لعنت اللہ علیہم اجمعین	سب خطاؤں کی یہ سر ہی ای جوان	یہ حدیث مصطفیٰ ہی بیگمان
گر گیا کچھ فخر اسپر ای پسر	تو ہی بد تر سے احمق سربسر	کیونکہ ملعون جسکو فرما دین نبی	فخر اسپر تو کرے دیوانی

حدیث شریف الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب

اسکا طالب سگ فرمای نبی [illegible]	میں الکھتا کہ تجھے ہوگا قبول	عجز کر جتنا کہ تجھ سے ہو سکے	اگر کہو جتنا کہ اسکو کہو سکے
دیکھ تو یہ مولوی شیرین سخن	جا بجا لکھتے ہیں کیا ای [illegible]	کمتر از گم شو اگر داری خبر	این طریق کاملان ست ای پسر

دربیان حقیقت دنیا و بے ثباتی آن

کیا ہی دنیا یعنے ہی باغ خزان	توہی بلبل کی مثال ای بیگمان	خندہ گل کی طرح اسکو ثبات	بلکہ کمتر اس سے بھی ای نیک ذات
اسکے طالب مثل بلبل نالہ زن	تو سے کہتے آشنگے یہ سخن	گر دولت آگہ زمعنی آمدہ ست	کار دنیا ترک دنیا آمدہ ست
ترک دنیا کر ای فخر جہان	تا کہ یاد و سے فخر سے اپنے نشان	جب تلک یہ ہی نہیں دین کا اثر	مولوی کے قول پر کر تو نظر
ترک دنیا کن کہ تا دینت بود	آن یہ دہ آن جو ست تا اینت بود	اسکی عزت میں ذلت ای جوان	اسکی ذلت میں عزت بیگمان
دوست اسکا دشمن اپنی جان کا	بلکہ دشمن جان اور ایمان کا	ترک میں راحت ہی اسکے ای پسر	اسکی الفت میں بلا ہی سربسر
مولوی نے کیا لکھا ہی یہ سخن	دیکھ تو بہتر ہی از در عدن	حاصل دنیا ہمیں رو [illegible] ست	ہر کہ غافل شد ازین [illegible]
ہیچ کنجی بے دد و بے دام نیست	جز بخلوتگاہ حق آرام نیست	ترک دنیا کن کہ تا سلطان شوی	ورنہ ہمچون چرخ سرگردان شوی
ترک دنیا ہی طریق مصطفیٰ	اس سے غافل کیوں ہی تو ای [illegible]	حسب رغبت نفس کو ای [illegible]	وہ ادا کی جان سے تو نے سخن
ہو وہ جس سنت سے دنیا [illegible]	یا مشقت ہو کچھ آئی ای دل	یا کہ جانیں آس سے تجکو سب حقیر	یا کہ جانیں [illegible] تجکو سب فقیر
	گر کرے تجھسے کوئی گریہ سخن	دشمن جان اسکا ہوا ای [illegible]	

حدیث شریف من ترک سنتی فلیس منی

جسنے جا دل سے سنت کو [illegible]	وہ ہوا حضرت کی امت سے جدا	ترک کر دنیا کو تا ہووے ادا	مولوی نے دیکھ تو کیا لکھا

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دون — این خیال است و محال است و جنون
جسقدر بھیجے ہین حق نے انبیا — سب نے فرمایا ہے دنیا کو برا
یاد ہو وے اسکے تو ای زشت پلید — جانتا ہے دل سے دنیا کو سعید
مارا سیر عاشقانہ نیست یا — گر تجھے ہے دل سے حب مصطفا
غیر عاشق سے اٹھیگی یہ ندا — مولوی نے مثنوی مین یون لکھا
ترک دنیا ہست سنت مصطفا — عاشقان کردند این سنت ادا
ای برادر ترک دنیا پیشہ کن — روز و شب فکر خدا اندیشہ کن
جانتا ہے کیا ہے دنیا ای پسر — جو کہ تجکو کردے حق سے دور تر
التذی کو دیکھ لے قرآن مین — اہل دنیا کی لکھا یہ شان مین
سو نہ گر دل مین لکھا ہو غیر ہے — سب یہ دنیا تجکو کردے بے تمیز
نقش دل کر مولوی کا یہ سخن — جب نفع ہو دنیا سے واقف جان من
چیست دنیا و لباس مثنوی — از خدا غافل شدن ای مولوی

در بیان فضیلت ذکر و ذکر کنندہ و مذہب اہل غفلت

علم گر ہو کر حق سے غافل جو شخص — وہ سگ دنیائے دون ہے ای عزیز
کیونکہ شیطان ساتھ اسکے ہے نصیر — جو کہ غافل حق سے ہو ای مرد دین
دیکھ لے مجھ سے کہ ہو ای بیخبر — یہ حدیث مصطفے ہے معتبر
جب تلک اسکی نہین کرتا دوا — سب مین ناقص علم ہے ای فتا
علم سے ہے بہتر صفائی سینہ — شر سے اسکے تا ہو انسان باخبر
ہے یہ اسکے شر سے غافل ای جوان — گر ہو عالم پر وہ جاہل بیگمان

قولہ تعالی من شر الوسواس الخناس

پر ہو تو شر کو ذرا مرد سلیم — دیکھ فرماتا ہے یہ رب عظیم
یعنی ہے خناس تیری گھات مین — اور چھپا رہتا ہے تیری گھات مین
وسوسے خیال بد رہے دل مین ہشیار — [illegible] ذکری شعار
دل جو خالی یاد حق سے ای جوان — خانہ شیطان ہے وہ دل بیگمان
پر حضور ہو غافلون سے ای پسر — دشمن ذاکر ہے حق سب سر بسر
صحبت غافل تجھے غافل کرے — صحبت شاغل تجھے شاغل کرے
جو ہے غافل وہ ہے مردہ ای جوان — جو ہے شاغل وہ ہے زندہ بیگمان
وہ مرا ہے دست شیطان سے حرام — ہے زندہ نام حق سے ای کرام
یاد حق سے گر ہے غافل ای جوان — زندگی ہے موت تیری بیگمان
بلکہ بدتر موت سے یہ زندگی — کیونکہ حاصل اس سے ہے شرمندگی
یاد کر تو یاد کر تو یاد کر — غفلت اپنی یاد سے آزاد کر
اک نفس بے یاد گر جاوے جوان — ہے بتر سو موت سے وہ بیگمان
دیکھ فرماتے ہین شیخ اکبر مولوی — مثنوی مین اس طرح ہے ای اخی
غفلت از حق یکزمان صد مرگ دان — زندگی یاد دوست نزد عارفان
لیک جو ہین کہہ رہے اور خود پسند — وہ جو غافل کر حق سے ہے مستمند
ور نہ ذاکر مین زمین و آسمان — دم بدم مین فی کرے ہے تر زبان
لیک سنتے ہین انھون سے اہل دل — وہ نہین سنتے خود مین آ یہ رنگ
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ اہل ذوق — ذکر سے حاصل ہے جنکے دلکو ذوق
حق چھپا شد یاد آن ہیچ دلان — کی بداند قدر او ہر سنگ خاک
این جہان و آن جہان فانی بود — غیر یادش جملہ نادانی بود
سب چھپا دا قون سے بہتر ذکر حق — یہ حدیث مصطفے سے پڑھ سبق
دیکھ کیا لکھتے ہین وہ اہل نام — جو کہ گذرے دین مین عالی مقام
یاد او سرمایہ ایمان بود — ہر گدا از یاد او سلطان شود
چیست سلطانی و درویشی این — یاد آن جانان آفرین افسون جان
یاد او گر مونس جانت بود — ہر دو عالم زیر فرمانت بود

در بیان مذمت کسانیکہ اہل ذکر را بحقارت بینند

دی فضیلت حق نے ذاکر کو تمام	یہ حدیث مصطفیٰ ہے ہی نیک نام	جو حقارت سے کرے انپر نظر	وہ ہی شیطان ہے شکل انسان بظاہر

قوله تعالی ثم اخوانهم یمدونهم فی الغی ثم لا یقصرون

کیونکہ دشمن ذاکروں کا وہ لعین	یہ بھی ہے اسکا مراد یا الیقین	اگر نہیں ہے اسکا مراد یہ بشر	اپنی محفل کو ذاکر کیوں نہیں
طالبان ہر گز نگر انپر نظر	مدح و ذم انکے ہیں خود ان پر	مدح تیری خود کرے وہ ذوالجلال	انبیا بھی سب کریں ذوق خیال
اولیا سب کرتے ہیں یہ التجا	مولوی یہ دل سے دیتے ہیں	ہر کسے کو مائل یاد خدا است	خاک را آتش تو بتا سے
انبیا کرتے ہیں غبطہ اے پسر	رتبہ ذاکر سے سن تو یہ خبر	جستجو کرتے ہیں انکی سب ملک	ذاکروں کی بزم میں ہر فلک
ہمنشین انکا نہیں ہوتا شقی	ہر شقی ہے انکا منکر اے تقی	مولوی فرماتے ہیں جو ولوں کا حال	کون دل سے شوق پر اے خوش خصال
ہاں وہاں تک حسد کرتے ہیں شہاں	ورنہ الیسے تو ہی اندر جہان	ہر کہ با ایشان نشیند مرد کیست	روز فرد او کجا دارد غمے
عمر پا خواہاں حق وقت شد	سالہا مشتاق این صحبت شد	صحبت نیکان اگر یابد نصیب	دولت جاوید یابد اے حبیب
صحبت شان خاک را اکسیر کرد	لطف شان رہبر دلی تاثیر کرد	سیر میبازند چو بے خشک را	لوے ہی بخشند رنگ مشک را
جملہ اشرافنا اندر ذات	طالب فنا تا اندر با ہم عین ذات	ذاکران حق کا یہ ہے مرتبہ	مدعی صحبت نیک سے ہو لے ہیں غلط

قوله تعالی فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون

خود خدا کرتا ہے ذکر ذاکران	جسطرح کرتے ہیں ذاکر	ذاکروں کے ساتھ رب ذوالجلال	یہ ہے رتبہ دیکھ تو اے باکمال
شمس کی ہے روشنی اعمال	ذاکروں کی روشنی افلاک پر	ذکر حق سے یہ فضیلت اے پسر	مولوی کے قول پر کر تو نظر
	بس یہی ہے یا است اندر یاد او	یاد او کن تا او کند یاد او	

قوله تعالی الذین امنوا وتطمئن قلوبهم بذکر الله تطمئن القلوب

اطمینان تو یہ ذرا دل سے جو	حقیقت ذاکروں کی ہے عیاں	رنج راحت فکر سے ہو اے پسر	ماسوا اسکے ہے دنیا سر بسر

قوله تعالی ولقد کرمنا بنی ادم وحملناهم فی البر والبحر ورزقناهم من الطیبات وفضلناهم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا

نقطہ کر مشاہدہ کو شہر اے خود	کیوں بنا جاتا ہے خود تو شیخ	تو تو وہ ہے جسکا ہے سدرہ نشین	آشیانہ ہے ترا عرش بریں
دیتے ہیں تجکو صفہ ہیں فلک	ڈھونڈتے ہیں تجکو سب ملک	خاک کے تو دام میں ایسا پھنسا	دیکھ کر شیطان ہیبت تجھ سے بنا
کیا ہوا وہ رتبہ اے ابن بشر	جس سے تھے مخلوق سب نے ہر وہ	تیرے تھے قربان سب ہیں خاص عام	کیوں بنا آگ کے تو انکا غلام
عیب انسان نہیں تجھمیں ہے	دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا	اسپ ہمت سے آخر تاختے	آدم مسجود را نشناختے
باپ تیرے فرشتے سرنگون	تا خلف ہوتا ہے تو کیوں اے خزان	تو نہیں ہے آب آتش اے جوان	تو نہیں ہے باد و خاک اے سکندران
تو ہی جس کا امر حق نے دی سپر	ایک عنصر کے ہے باعث تیرے	خود کو بھولا خاک جلا ذات کا	کر دیا دل سے بدل ات کو
دیکھ تو ہی ہے گدا تو ہی ہے شاہ	دیکھ تو ہی ہے شرح اور تجھی سے	دیکھ تو خود تو ہی ہے منصور	تو ہی مقصود در تو ہی منصور ہے

تو ہی دشمن تو ہی اپنا دوست ہے ۔ تو ہی اپنا مغز تو ہی پوست ہے
خود ہی تو عاشق خود تو ہی محبوب ہے ۔ خود تو طالب خود تو ہی مطلوب ہے
تو سپہر تو ضمیر و تو اسیر ۔ تو ہی دانا تو ہی نادان تو فقیر
ایک ہے تو ایک ہے تو ایک ہے ۔ پر نہ الا تیرا ہر جا ہمیک ہے
بھیک کے باعث ہے خود تو ای عزیز ۔ وصل سے اپنے ہوا تو بے تمیز
خود سے غافل ٹھہرے مشہور ۔ لاکھوں نا ہو سنگ آپ سے تو دور ہے
جسکو جانے ہے وہ ہی خاک پلید ۔ اس سے نسبت کچھ نہیں مجکو بعید
وہ سلسلہ خاک ہے خاک کثیف ۔ تو سرا سر نور ہے نور لطیف
مولوی نے یہ لکھا با زور و شور ۔ سنکے دام خاک کو تو دل سے توڑ
قطرۂ نوری سراپا نور باش ۔ یکبار از غم دائما مسرور باش
اصل تیری دیکھ یہ عالی نژاد ۔ جا بجا فرماتا ہے رب العباد

قولہ تعالی فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ

میں نے انسان کو بنایا ہاتھ سے ۔ روح پھونکی اس میں اپنی ذات سے
اس کے ساجد ہیں ملک سب لا کلام ۔ پھر کسکو ایسا ہی اپنی شکل نام
خاک کا ایسا کہاں رتبہ بھلا ۔ ہوں ملائک جسکے ساجد ای فتا
گر نہیں ہے نور حق نور آگہ ۔ منکر اسکا ہے رکھو وہ رو سیاہ
بھید اسکا جس نے پایا ہے حبیب ۔ نور وحدت سے ہوا وہ با نصیب
دیکھ فرماتا ہے یہ رب عظیم ۔ از زبان مصطفے سن ای سلیم

حدیث قدسی الانسان سری و انا سرہ

بھید اسکا حق ہے یہی بھید حق ۔ پڑھ کسی عارف سے جا کر یہ سبق
جو نظر آتا ہے تجھکو ای پسر ۔ تو ہی ہے لیکن ہے اعمی بے بصر
خوب ہے جب بے خبر ہے ای سعید ۔ حق کا کیا جانے تو کیفیت بعید

دربیان کلام سلطان صوفی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ در شناختن خود

بایزید پارسا کا سن سخن ۔ جب تو واقف ہو گیا حق کا ای جان
تو بمعنی جان جملہ عاشقے ۔ ہر دو عالم خود تو ای بنگرد
تو بمعنے برتری از انس و جان ۔ ہر چہ بینی خود تو ای بنگر بدان
در حقیقت خود تو ای ام الکتاب ۔ خود ز خود آیات حق را باز یاب
صورت نقش الہی خود تو ای ۔ عارف مرشد کامل خود تو ای
از کمال تو رشک ہیں بیٹھے ۔ کو دو عالم را نماید در کسے
نقش آدم را رقم تو سعی زند ۔ کو دو عالم را اندر دیتا ہان کند
لیک تنا یا رکھو عالی گہر ۔ فہم انسان آئین تھا سر بسر
روح کو کر تن سے اپنے تو جدا ۔ جب تجھے ہو فہم اسکا ای فتا
گر کوئی دیدہ کرے اسکا بیان ۔ راست ہے اسکا بیان ای نیک دان
ہووے تقلیدی بیان جسکا ہے ۔ وہ ہے رہزن راہ حق کا سر بسر
کیونکہ یاں ہے دیدنی نا گفتنی ۔ گفتنی ہے کفر ایمان دیدنی
دیدنی ہے جو ہو منکر مرد دین ۔ اور طریقت ہے اعمی بالیقین
جو کہ لے دیکھے کرے اسکا بیان ۔ وہ شریعت ہے نادان گمان
جب شریعت سے جاوے نکل ۔ پھر کہاں حاصل طریقت ای دغل
پوچھ اسکو جا کسی بینا سے بس ۔ گر ہے دل میں تجھ سمجھنے کی کچھ ہوس

دیکھو فرماتے ہین یہ شیخ جہان ۔ یعنے قطبون کے جو ہے شہ نیکوان
یہ ہوا تیری حقیقت کا بیان ۔ ایک حق اس سے نہ ہو بیگمان
لیک اسکو جسنے پوچھا ای پسر ۔ وہ ہوا عارف خدا کا سر بسر
قرب حق جسکو ملا اس سے ملا ۔ جو جدا اس سے وہ حق سے ہے جدا
جسنے پوچھا آپ کو ای نیکدان ۔ اسنے پوچھا حق کو بیشک بیگمان
یہ تو کربت گر کہے ای ذی شعور ۔ تو وہ سے خالی ہو گیے خود بخود دور
تیغ لا در قتل غیر حق براند ۔ در نگر کہ بعد لا آخر چہ ماند
اگر ہمی خواہی کہ یابی زین نشان ۔ سر بسر خاک پاے کاملان
کیونکہ اسکی ذات ہے از بس لطیف ۔ وہ ہے خالق یہ ہے مخلوق کثیف
کیونکہ اسکو حق سے ہے اک ارتباط ۔ پر نہ حاصل ہو سمجھے بے [illegible]
اس حدیث مصطفے پر کر نظر ۔ بھید اسکا جب کھلے ای بیخبر
جب تلک خود کو نہ بوجھے اے فلان ۔ لا کہون پہنچے الا ہون پر [illegible]
جب ہوا تو دور کیا باقی رہا ۔ کر نظر اس قول پر ای با خدا
عشق و عاشق را قلم در کش تمام ۔ تا ہمہ معشوق ماند والسلام

خاتمہ مثنوی بدعاء مقبول

ای خداے دو جہان بہر رسول ۔ یہ دعا عاجز کی ہو حق سے قبول
سب عزیزان کو یہ مثنوی ہو قبول ۔ از طفیل آل اصحاب رسول
کر چکا اب مثنوی عاجز تمام ۔ طالبو دل سے پڑھو اسکو مدام
یعنے اسکو جو پڑھے بہر خدا ۔ درد دل حاصل ہو اسکو ملتقا

تمام شد

فائدہ مصنف قدس اللہ سرہ العزیز سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین فرمایا کہ تو کچھ بیان کرتا کہ طالبون کو اس راہ کے اس سے فائدے حاصل ہون پس بموجب حکم کے مصنف نے یہ مثنوی تصنیف کی اور اس سے اسکی قبولیت کا یقین کامل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات من تصنیف جناب حضرت وقبلہ محمد عبد الصمد صاحب قدس سرہ

غزل

وہ ہین شاہ دو عالم جو غلامان محمد ہین ۔ وہ بہتر ہین شہیدون سے جو قربان محمد ہین
آنھون سے انبیا کو رشک صدیقون کو حسرت ہے ۔ جو کھاتین صرف ہاتھون سے وہ دامان محمد ہین
اتر کے عرش سے آئین فرشتے جو مقرب ہین ۔ پیاسے پاسے بوس آنکے جو دربان محمد ہین
خدا کے ماسوا جو ہے صفت اوصاف احمد ہین ۔ یہی کہلے کہو دل سے کہ ثنا خوان محمد ہین
نہ بھائین پھول جنت کے جو بہتر ہین انھین عاجز ۔ جو دیکھین آنکھ سے خار گلستان محمد ہین

دیکھو تو ذرا رتبہ والاے محمد ۔ سر تاج ہے ہر دین کی کف پاے محمد

کیا فخر زمین کو کہ نہین عرش برین کو — لوٹے ہین سدا خاک پہ شیدائے محمدؐ
تعظیم کرین حور و ملک جن و بشر سب — جس دل کو میسر ہو تولائے محمدؐ
صد کوہکن و قیس ہوئے رشک سے آنکھے — رکھتے ہین ذرا دل مین جو سودائے محمدؐ
عاجز نہ ہو خورشید ہون محجوب فلک پر — نعلین کف پا کو جو دکھلائے محمدؐ

غزل

زمین پر جو غلام شاہ دین ہی — وہی فرمان دہ عرش برین ہی
زبان جز و کل پہ یہ صدا ہی — کہ احمدؐ رحمۃ للعالمین ہی
یہان جو عاشق احمد ہی بیشک — وہی معشوق رب العالمین ہی
ملائک سر کے بل آتے ہین اُس جا — جہانپر ذکر ختم المرسلین ہی
جو مومن ہی اُسے ہی اُنسے الفت — نہین اُسکو جو مردود و لعین ہی
ہوا جو خاک پائے آل و اصحاب — وہ بیشک ہمسر روح الامین ہی
در احمدؐ کا عاجز جو گدا ہی — شہنشاہون کا شہ وہ بالیقین ہی

غزل

ہمین یار سے وصل کی آرزو ہی — شب و روز دل کو یہی جستجو ہی
ہر اک گل مین اُسکا نشان پایا ہمنے — اُسی کی یہ رنگت اُسی کی یہ بو ہی
نہین بھاتی ہین مجھکو باتین کسی کی — سنی جبسے اُس یار کی گفتگو ہی
ہماری یہ ہستی ہی تیرا ہی پردہ — اگر نیست یہ ہو تو پھر تو ہی تو ہی
یہ ہی راز مخفی نہ کہنا تو عاجز — نہ یہ ہی نہ وہ ہی نہ مین ہون نہ تو ہی

غزل

یار کی شان پر فدا ہین ہم — کبھی واصل کبھی جدا ہین ہم
ہمسے اکسیر کو ہی نسبت کیا — آل احمدؐ کے خاک پا ہین ہم
عشق مین یار کے جو ہو بیخود — اُسی بیخود کے آشنا ہین ہم

اپنی ہستی فنا جو اُسمین ہو — حق کی سوگند پھر بقا ہین ہم
زاہد و ہمسے دیکھیو بیجا — کیونکہ رندون کے پیشوا ہین ہم
چشم دل کھول کر ہمین دیکھو — کہین شہ ہین کہین گدا ہین ہم

اسقدر محو ہو گئے عاجز
یہ نہین جانتے کہ کیا ہین ہم

غزل

اگر دل خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو جاوے — کرے جسپر نظر وہ صاحب اسرار ہو جاوے
کرے ہی میکشو نسے سرکشی کسواسطے زاہد — توجہ گر کرین تجھپر ابھی میخوار ہو جاوے
وہ بلبل ہین نہین ہمکو تمنا گل سے ملنے کی — نظر گر خار پر ڈالین تو وہ گلزار ہو جاوے
ہوس آنکھ مین مل خاک پا اُس شاہ خوبان کی — جدھر دیکھے اُدھر اکسیر کا انبار ہو جاوے
اگر یاد مین نہ جنت مین صنم دل شاد کیونکر ہو — ہمارے واسطے بے یار جنت نار ہو جاوے

عبث مفلس ہی عاجز دیکھ جا دندان جانان کو
ابھی یہ چشم تیری دیکھ گوہر بار ہو جاوے

فرد

ہم نہین کم ظرف ایسے جو بکین دیوانہ وار — خم کے خم پیجاتے ہین پر ہتے ہین لیکن ہوشیار

تضمین حضرت عبد الصمد صاحب قدس سرہ بر مطلع قدسی

شب معراج مین آتی تھی فلک سے یہ ندا — دیکھو آتا ہی زمین سے عجب اک نور خدا
شعلۂ نور ہی ایسا کہ نہ دیکھا نہ سُنا — جسنے دیکھا وہین وہ طور نمط ہو کے جلا
حسن معنی مین وہ ایسا ہی کہ حاشا کلّا — حُسن یوسف بھی حیا سے نہین دیکھے ہے ذرا
در و دیوار سے پڑھتے ہین وہ ہو ہو کے فدا — جسطرف دیکھو اُدھر سے یہی آتی ہی صدا

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرش پر دھوم ہوئی آتا ہی وہ شاہنشاہ — جسکے خدام ملائک ہین زہے شوکت و جاہ
دیکھیو حسن خداداد پہ کرنا نہ نگاہ — ورنہ جل جاؤ گے جسطرح سے جلتی ہی گیاہ
کیونکہ یہ نور ہی وہ جسکو کہین نور اللہ — مقتبس جسکا ہی ہر ایک نبی شام و پگاہ

لب جان بخش پہ پڑتے ہی نگہ سے کے ناگاہ
ہوکے بیتاب یہ عیسیٰ نے کہا کھینچ کے آہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حوریں بھی رقص کناں کہتی تھیں ای شاہ امم
دید تیری نہیں ہر دید خدا سے کچھ کم
وہی جلوہ ہے وہی نور وہی فیض اتم
ہے منور یہ ترے نور سے سارا عالم
آپ تشریف جو لایا کریں یاں پر ہر دم
فرش آنکھوں کا بچھایا کریں ہم سب ہر دم
آپ بیٹھا یا کریں آنکھوں اور چومیں قدم
روبرو آپکے اسکو یہ ہمیں باشوق اتم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کہیں آدم کہیں حوا کہیں ستھے اسرائیل
مے وحدت کی لگاتے تھے کہیں خضر سبیل
کہیں کرتی تھیں قدمبوسی کو حوریں تعجیل
کہیں پڑھتے تھے کھڑے صلِّ علیٰ اسمٰعیل
کہیں یوسف کہیں ادریس کہیں عزرائیل
کہیں مشتاق کھڑے دید کے روتے تھے خلیل
وجد میں آکے لگے کہنے وہاں پر جبریل
صور میں پھونک دو اس بیت کو ای اسرافیل

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ سے ہوکے جدا جب وہ چلے بہر وصال
نور وحدت سے صدا آئی کہ آمیرے جمال
انبیا سنکے یہ کہنے لگے ای ظل جلال
عقدہ یہ ہم پہ کھلا جز ترے سب وہم و خیال
فخر سری و انا سے تو مشرف بہ کمال
غور کر دیکھا نہیں کوئی ترا مثل و مثال
عاجز اعجز سے کر اسمیں نہ تو بحث و جدال
روز و شب دل سے پڑھا کر اسے بے قیل و قال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

قطعۂ تاریخ طبع از سید فضل حق صاحب ساکن تروتی ہشتہ اللہ خلیفہ و مرید حضرت محمد کے اسم مبارک تشریف کند ہا

آشناے بحر عرفان مخزن فضل و کرم
حضرت عبد الصمد کشاف اسرار قدم
ہادی راہ طریقت آفتاب معرفت
مظہر نور حقیقت سعد فیض اتم
جوہر تیغ شجاعت مجمع علم و حیا
معدن جود و سخاوت صاحب فیض و کرم

نقشبند و صاحب ارشاد در ہر سلسلہ | داشت نسبت با جناب نامدار محترم
روز یکشنبہ بتاریخ سوم وقت زوال | در محرم شد ازین دار فنا سوی ارم
در فراق صوری آن قدوۂ اہل وفا | بود طالب ہر یکے در رنج و اندوہ و الم
بہر تاریخش سر ہاتف فرو گردید و گفت | کعبۂ اہل طریقت قبلۂ اہل کرم

۱۲۸۰ھ

خاتمۃ الطبع

ہر دم خدا کا شکر ہے کہ اُسکی عنایات نا متناہی سے ایک مثنوی عمدہ و لاجواب مع غزلیات نادرہ کہ مذاق تصوف میں یہ کلام بیمثال ہے جسمیں صاف صاف بیان وحدت کا اور تعلیم درس دل اور خالی کرنا دل کا وساوس شیطانی سے اور بیان نماز کاملین کا اور ترجیح نماز اہل باطن کی نماز اہل ظاہر پر اور صفت مجذوب اور بیان اقسام جذب و بیان پیر کامل طریقت و اقسام سالکین کے مشرح لکھے ہیں اسکا نام تحفۃ العاشقین ہے تصنیف عارف کامل حقیقت کیش معرفت اندیش قدوۂ عارفین زبدۂ کاملین ہادی مراحل طریقت واقف جادۂ شریعت مقبول بارگاہ یزدان حضرت محمد عبد الصمد المعروف بہ شاہ رحمت خان قدس سرہ سے مطبع منشی نولکشور میں بماہ مئی ۱۸۹۰ء عیسوی موافق ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۷ ہجری کے بار چہارم رنگ انطباع سے مزین اور آراستہ ہوئی خداوند عالم مقبول عالم کرے

آمین ثم آمین